جلد ۱۹

شمارہ ۱۱

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آلِ عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

نبوت ۱۳۵۷ ہش

نومبر ۱۹۷۸ء

قائمقام ایڈیٹر

سلطان احمد پیر کوٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

انصار اللہ

ربوہ

○ نبوت ۱۳۵۷ ہش
○ نومبر ۱۹۷۸ء
○ ذی الحجہ ۱۳۹۸ ھ

قائمقام ایڈیٹر
سلطان احمد پیر کوٹی

قیمت سالانہ دس روپے — فی پرچہ ایک روپیہ

فہرست مضامین

پبلشر ...... چوہدری محمد ابراہیم
مطبع ...... ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت ...... دفتر ماہنامہ انصار اللہ دار الصدر جنوبی ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۹ | ماہنامہ انصار اللہ ربوہ | شمارہ ۱۱

نبوت ۱۳۵۷ ہش

سالانہ اجتماع اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء بڑی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس سال اجتماع میں شامل ہونے والوں (وہ انصار ہوں یا زائرین) کی تعداد گزشتہ سال کے مقابلہ میں زیادہ تھی۔ تین دن مرکز سلسلہ میں رہ کر انصار بھائیوں کو اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت میں رہنے اور ایمان افروز ارشادات سننے کا موقعہ ملا۔ بزرگان اور علماء سلسلہ کی مفید علمی و تربیتی تقاریر سے مستفیض ہوئے۔ تین دن تک ایک روحانی ماحول میں انہیں طمانیت اور سکون میسر ہوا۔ مقابلہ جات اور علمی و ورزشی مقابلوں میں انہوں نے حصہ پایا۔ دوستوں سے ملاقی ہوئے۔ غرض سالانہ اجتماع کے تینوں دنوں میں انصار بھائیوں نے بہت کچھ سیکھا۔ بہت کچھ حاصل کیا۔ ان کے علم اور روحانیت میں خاص اضافہ ہوا۔

سالانہ اجتماع سے حاصل ہونے والے فوائد کو وسیع عام اور دیرپا بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سارا سال ان ہدایات اور نصائح پر عمل کرتے رہیں۔ عبادات اور دعاؤں پر زور دیں۔ اور جو بھائی اس موقعہ پر حاضر نہیں ہو سکے انہیں بھی اپنے ساتھ شریک کریں۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ میں جو فیصلے ہوئے ان کی نہ صرف خود تعمیل کریں بلکہ

دوسروں سے بھی کرائیں۔ مجلس کا آئندہ سال کا بجٹ آمد و خرچ بھی اس موقعہ پر منظور کیا گیا ہے۔ جو ماشاء اللہ گذشتہ سالانہ بجٹ سے بمقدار پچاس ہزار روپے زیادہ ہے۔ اس بجٹ کو پورا کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ اور جیسا کہ صدر محترم نے فرمایا تھا اگر اس کام پر مناسب کارکن کا تعین کیا جائے۔ نادہندگان کو چندہ دہندگان کی فہرست میں شامل کیا جائے اور مالی حیثیت سے کم چندہ دینے والوں کو تحریک و تلقین کے ذریعہ مالی حیثیت کے مطابق چندہ دینے پر تیار کیا جائے۔ تو نہ صرف بجٹ بآسانی پورا ہو سکتا ہے بلکہ اس سے بہت زائد رقم وصول کی جا سکتی ہے۔ اگر آمد بڑھے گی تو کام بھی بڑھے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات ہر وقت پیش نظر رکھیں۔

"انصار جوانوں کے جوان ہیں بوڑھے نہیں۔ اس لئے اپنے آپ کو جوان سمجھیں۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں کہ غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں جو ذمہ داریاں آپ نے اٹھائی ہیں ان کے لئے صحت کا ٹھیک رکھنا ضروری ہے۔"

"اپنے بچوں کو سنبھالیں انہیں اخلاقی اور روحانی لحاظ سے آئندہ ذمہ واریوں کے اٹھانے کے لئے تیار کریں۔ اگر وہ بشاشت اور مسکراتے چہروں کے ساتھ ان ذمہ واریوں کے اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں تو خواہ ساری دنیا مخالف ہو جائے وہ خدا تعالیٰ کی بشارتوں رحمتوں اور فضلوں کے وارث ہوں گے۔"

"جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی ایک عاجز اور منکسر المزاج جماعت ہے ہمارے وجود میں کبھی فخر اور مباہات کے جذبات پیدا نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انعامات ہمیں ملے ہیں۔ وہ گو بے حد و حساب ہیں مگر ہم علیٰ وجہ البصیرت سمجھتے ہیں کہ یہ سب ہماری کسی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہیں"

"ساری دنیا سے پیار کرنا اور اس کے لئے محبت کے جذبات رکھنا ہمارا شعار ہے۔ یہ محض زبان کا دعوےٰ ہی نہیں۔ ہمارے اعمال اور جذبات کا ہر پہلو اس بات پر شاہد ہے۔ ہماری دشمنی کسی سے نہیں، ہاں ہمارے پیار اور خیر خواہی کا جذبہ ہر ایک کے لئے ہے۔"

"ہماری جماعت کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ یہ قانون کی پابندی کرنے والی اور اخلاقی اقدار اپنے اندر پیدا کرنے والی ہے۔ یہ قانون شکن نہیں۔ فساد کرنے والی نہیں۔ نیک کاموں اور قوم کے مفاد کے لئے بنائے جانے والے منصوبوں میں حاکم وقت کے ساتھ پورا تعاون کرتی ہے لیکن اس سے یہ غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہیئے کہ کوئی احمدی اپنے پیار کرنے والے خدا اور اپنے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑ لیگا۔ احمدی تو کہتے ہی اسے ہیں جو خدا تعالیٰ کی محبت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے جلوؤں سے عشق اور قرآن کریم سے محبت میں مست ہو کر بڑی شان سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح اور ارشادات پر زیادہ [illegible] پر چلنے اور اپنے افضال اور رحمتوں اور برکتوں سے زیادہ سے زیادہ حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مَیں نے جو کچھ پایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل پایا ہے

"آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائیگا اور ایسی قبولیت اس کو ملیگی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہیگی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اسکے ساتھ ہونگی۔" (سراج منیر ص۷۲)

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۲)

"ہم پر جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں یہ سب رسول اکرمؐ کے فیض سے ہی ہیں۔ آنحضرتؐ سے الگ ہو کر ہم سچ کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں اور خاک بھی نہیں۔ آنحضرتؐ کی عزت اور مرتبہ دل میں اور ہر رگ و ریشہ میں ایسا سمایا ہے کہ اسکو اس درجہ سے خبر تک بھی نہیں۔ کوئی ہزار تپیا کرے جپ کرے ریاضت شاقہ اور مشقتوں سے مشتِ استخواں ہی کیوں نہ رہ جائے۔ مگر ہرگز کوئی سچا روحانی فیض بجز آنحضرتؐ کی پیروی اور اتباع کے کبھی میسر آ سکتا ہی نہیں اور ممکن ہی نہیں۔" (الحکم ۸ مئی ۱۹۰۸ء ص۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم عربی کلام

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِبَدْرٍ هَاشِمِيٍّ عَرَبِيٍّ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِبَدْرٍ هَاشِمِيٍّ عَرَبِيٍّ ۔ وِدَادُهُ قُرْبَةٌ نَاهِيكَ عَنْ قُرَبِ
نَجَّا الْوَرَى مِنْ كُلِّ نَهْبٍ وَمَعْصِيَةٍ ۔ وَمِنْ فُسُوقٍ وَمِنْ شِرْكٍ وَمِنْ تَبَبِ
تَنَوَّرَتْ مِلَّةٌ كَانَتْ كَمَعْدُومٍ ۔ ضَعْفًا وَرُجِمَتْ ذَرَارِي الْجَانِّ بِالشُّهُبِ
وَزَحْزَحَتْ دُخْنًا غَشَّى عَلَى مِلَلٍ ۔ تَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا رَطْبًا عَلَى حَطَبِ
وَنَضَّرَتْ شَجَرَ ذِكْرِ اللّٰهِ فِي زَمَنٍ ۔ مَحْلٍ يُمِيتُ قُلُوبَ النَّاسِ مِنْ لَغَبِ
فَلَاحَ نُورٌ عَلَى أَرْضٍ مُكَدَّرَةٍ ۔ حَقًّا وَمُزِّقَتِ الْأَشْرَارُ بِالْقُضُبِ
وَمَا بَقِيَ أَثَرٌ مِنْ ظُلْمٍ وَبِدْعَاتٍ ۔ بِنُورِ مُهْجَةِ خَيْرِ الْعُجْمِ وَالْعَرَبِ

○ میری جان اس ہاشمی عربی چاند پر فدا ہو۔ جس کی محبت قرب پر قرب کا ذریعہ ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی قرب نہیں ہو سکتا۔

○ آپؐ نے مخلوق کو ہر قسم کے گناہ فسق شرک اور ہلاکت و تباہی سے نجات دی ہے

○ پس وہ ملت جو ضعف کی وجہ سے معدوم کی مانند تھی روشن کی گئی۔ اور شیطان کی ذریت پر شہابوں سے سنگباری کی گئی۔

○ اور مذاہب پر جو تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں وہ دور ہو گئیں۔ اور سوکھی لکڑیوں پر تر و تازہ اور موتیوں کی مانند پھل لگے۔

○ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے درختوں کو اس خشک سالی کے موسم کے پھل لگے۔ جو کھیل کے ساتھ دلوں کو مردہ بناتا تھا

○ پس دلوں کی زمین میں نورِ حق ظاہر ہوا۔ اور شریر نیزوں سے پارہ پارہ کر دیئے گئے۔

○ عرب و عجم سے برتر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نورِ قلب سے ظلمت و بدعت کا نشان باقی نہ رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی کلام

مصطفےٰؐ مارا امام و پیشوا

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفےٰؐ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیرِ مادر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست اُو خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زوشدہ سیراب سیرابے کہ ہست

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

○ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے امام و پیشوا ہیں۔

○ ہم اپنی ماں کے پیٹ سے ہی اس دین میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور اسی دین پر اس دنیا سے گزر جائیں گے

○ وہ رسول جس کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کا پاک دامن ہمارے ہاتھ میں ہے۔

○ اس کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ہمارے اندر داخل ہو گئی ہے اور ہماری جان بن گئی ہے اور جان کے ساتھ ہی باہر نکلے گی۔

○ وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے اور ہر قسم کی نبوت کی تکمیل آپ پر ہو گئی ہے۔

○ ہر پانی جو ہے وہ ہم نے اسی سے پیا ہے۔ اور جو شخص بھی سیراب ہوا ہے وہ اسی سے سیراب ہوا ہے۔

○ اس کے ہر قول کی پیروی کرنا ہماری فطرت میں شامل ہے۔ اور ہر چیز جو اس سے ثابت ہے وہ ہمارا ایمان ہے۔

تربیتِ نفس — اور — تربیتِ اولاد

— محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ —

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے تیرھویں جلسہ سالانہ میں ۳۱ جولائی ۱۹۷۸ء کو "تربیتِ نفس اور تربیتِ اولاد" کے موضوع پر جو خطاب فرمایا وہ قارئین "انصار اللہ" کے افادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

آج میں تربیت کے موضوع پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ لفظ تربیت بہت وسیع مفہوم کا حامل ہے۔ سب پہلوؤں پر تو اس مختصر وقت میں کچھ کہنا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے میں دو بنیادی پہلوؤں پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اپنے نفس کی تربیت اور اولاد کی تربیت۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ مربی وہی ہو سکتا ہے، جو خود تربیت یافتہ ہو۔ کیونکہ اگر تربیت کرنے والے کا اپنا نمونہ اسلامی تعلیم کے مطابق نہ ہو۔ تو اس سے اپنی اولاد کی تربیت کی توقع عبث ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (تحریم آیت ۷) (اے مومنو اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ) کے الفاظ میں ہمیں انہی دو بنیادی پہلوؤں کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ چونکہ تربیت کے یہ دونوں پہلو آپس میں ایسا گہرا تعلق رکھتے ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں یکجائی طور پر ہی ان کو بیان کروں گا اور یہی وہ مضبوط بنیاد ہے، جس پر قوموں کی ارفع و اعلیٰ عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے۔ اور قومی زندگی کا تسلسل برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

سورۂ لقمان میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ وَوَصَّيْنَا

الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَّفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ
أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۚ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ
بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ
وَّاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ ۝ يٰبُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فِي صَخْرَةٍ
أَوْ فِي السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يٰ
بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ
مَا أَصَابَكَ ۚ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَ
اقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ
الْحَمِيرِ ۝　　(سورۃ لقمان رکوع ۲)

اور ہم نے لقمان کو حکمت دی تھی اور کہا تھا کہ اللہ کا شکر ادا کرو۔ اور جو شخص بھی شکر کرتا ہے۔ اس کے شکر کا فائدہ اسی کی جان کو پہنچتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ سب قسم کے شکروں سے بے نیاز ہے۔ اور بڑی حمد والا ہے۔ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے اللہ کا شریک کسی کو مت قرار دے۔ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا تھا۔ اور اس کی ماں نے اسے کمزوری کے ایک دور کے بعد کمزوری کے دوسرے دور میں اٹھایا تھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا۔ یاد رکھ کہ میری ہی طرف تجھ کو لوٹ کر آنا ہوگا۔ اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے علم نہیں۔ تو ان دونوں کی باتیں مت مانیو۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھیو۔ اور اس شخص کے پیچھے چلیو۔ جو میری طرف جھکتا ہے۔ اور تم سب کا لوٹنا میری طرف ہی ہوگا۔ اس وقت میں تم کو تمہارے عمل سے خبردار کر دوں گا۔ لقمان نے کہا اے میرے بیٹے بات یہ ہے کہ اگر ایک عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو پھر وہ رائی کے برابر عمل کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں چھپا ہوا ہو تو اللہ اس کو ظاہر کر دے گا۔ اللہ باریک سے باریک راز کو پانے والا اور بہت خبردار ہے۔ اے میرے بیٹے نماز کو (تمام شرائط سے) قائم رکھ۔ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ۔ اور جو تنگی ترشی تجھے پہنچے اس

پر صبر سے کام لے۔ یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمت والے کاموں میں سے ہے اور اپنے گال لوگوں کے سامنے غصہ سے مت پھلا۔ اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر۔ اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔

(یہاں اس بات کا ذکر بھی کر دوں کہ حضرت لقمان علیہ السلام غیر عرب تھے یعنی لغوی اصطلاح میں عجمی۔ قرآن کریم میں ان کے ذکر سے ضمناً اس طرف بھی اشارہ مقصود ہے کہ قرآن کریم کے دعوئے کے مطابق کہ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر) اللہ تعالےٰ ہر قوم اور ہر زمانہ میں اس زمانہ کے حالات کے مطابق اپنے انبیاء کے ذریعہ تعلیم نازل فرماتا رہا ہے)

ابھی جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں تربیت کے دس گُر بیان فرمائے گئے ہیں۔ (۱) شرک سے اجتناب (۲) عسر و یسر میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے رہنا اور تسبیح و تحمید میں مشغول رہنا۔ (۳) والدین کی خدمت (۴) نیک اور مقرب بندوں کی اتباع (۵) نماز پر دوام (۶) نیک کاموں کی تلقین کرنا اور بُرے کاموں سے روکنا (۷) صبر و استقلال (۸) دیانت و امانت (۹) انا اور استکبار سے پرہیز (۱۰) میانہ روی

توحید باری تعالیٰ۔

اس سورۃ کی ابتداء میں وہ بنیادی سچائی اور بنیادی حقیقت بیان کی گئی ہے جو محور ہے ہر سچائی اور ہر اخلاقی ترقی کا۔ یعنی توحید باری تعالےٰ۔ توحید وہ چشمہ ہے جس سے اعلیٰ روحانی اور اخلاقی نہریں بہتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت میں کامل یقین کا لازمی نتیجہ بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ اخوت۔ ان کی خدمت اور مساوات ہے۔ حقوق العباد کے ادا کرنے کی توفیق بھی تبھی انسان پا سکتا ہے جب وہ سچا موحد ہو۔ ہر روحانی ترقی کا بنیادی نقطہ توحید باری ہے۔ اس لئے بچوں کی صحیح تربیت کے لئے لازمی ہے کہ ابتداء سے ہی بچوں کے دلوں میں یہ امر گاڑ دیا جائے کہ کامل قدرت اور طاقت صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کی ذات کو ہی حاصل ہے۔ اس کے فضل کے بغیر کوئی روحانی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے اذن کے بغیر کوئی امر ظہور میں نہیں آسکتا۔ شرک صرف اس امر کا نام نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ کیا جائے۔ یا غیر اللہ کی عبادت کی جائے۔ بلکہ ہر وہ خیال اور فعل جو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کو خیر اور برائی کا مورد سمجھتا ہے شرک میں داخل ہے۔ غرض نفس پرستی۔ احباب پرستی، انسان پرستی یا بُت پرستی سب شرک کی راہیں ہیں۔ اور شرک کی باریک سے باریک راہوں سے بھی دور بھاگنا چاہئے شیطان کا حملہ صرف مشرک پر ہی کارگر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ شیطان روشنی سے بھاگتا اور اندھیرے میں وار کرتا ہے۔ سچا

موحد تو روشنی کا مینار ہوتا ہے۔ اس پر شیطان حملہ کی کیسے جرأت کر سکتا ہے۔ توحید باری کے صحیح مفہوم اور معنی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ تشریح بیان فرمائی ہے۔ آپ نے اس پر بڑا زور دیا ہے تا جماعت کے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ جائے اور کبھی اس راہ سے بھٹکے نہ۔ حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" میں تحریر فرمایا:۔

"حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر اور فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی معز اور مذل خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اور اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا اور اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اول۔ ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا۔ اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ الوہیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا۔ اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں۔ یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید۔"

اللہ تعالیٰ کا شکر اور تسبیح و تحمید۔

تربیت کا دوسرا گر عسر و یسر میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور تسبیح و تحمید کرتے رہنا ہے۔ اس زندگی میں انسان پر مختلف دور آتے ہیں کبھی فراخی کا زمانہ ہوتا ہے کبھی تنگی کا۔ کبھی نعمت۔ کبھی بیماری کبھی عزت و احترام کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور کبھی گمنامی کا۔ کبھی کوئی رتبہ اور عہدہ حاصل ہوتا ہے اور کبھی اس سے لوٹایا بھی جاتا ہے۔ حیرت آتی ہے ایسے لوگوں پر جو اختیارات اور حکومت کی کرسی پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو بھی بھول جاتے ہیں اور یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ ان کا جدی ورثہ یا پیدائشی حق ہے۔ جو ان سے چھینا نہیں جا سکتا اور پھر اس طاقت کے نشہ میں وہ کچھ کر گزرتے ہیں جس سے انسانیت بھی شرما جائے۔ اللہ تعالیٰ ظالم اور خود سر کو کبھی بھی نہیں چھوڑتا۔ جو شخص اپنے بد اعمال کے نتیجہ میں خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ اس کا نام و نشان بھی مٹا دیا جاتا ہے۔ لہٰذا بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اس اصل کو سمجھتے ہوں۔ سو ہر حالت عسر و یسر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا ہی موحد کا دوسرا مقام ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو انسان توحید کے مقام پر ہے۔ وہ ناشکرا ہو ہی نہیں سکتا میرے ذاتی مشاہدہ میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی آئے ہیں جو دنیوی مال و اسباب سے اس حد تک بے نیاز تھے کہ ان کی باتیں سنکر ان کی عزت اور احترام میں آنکھیں جھک جاتی تھیں۔ ایک دفعہ ایک کسان سے میں نے پوچھا۔ کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے فرمائیں میں حاضر ہوں۔ ان کا جواب یہ تھا کہ کسی چیز کی ضرورت نہیں اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ دو وقت کی روٹی میسر ہے۔ لیٹنے اور آرام کرنے کے لئے چارپائی ہے۔ موسم کے لحاظ سے تن ڈھانکنے کے لئے لباس ہے۔ مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنے میں حکمت کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس عرصہ میں بہت کچھ نیک کام کر سکتا ہے اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (ابراھیم) اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے یعنی انسان کو جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب نازل کرتا ہے۔ آج کل نواب اور امیر بالکل بھولے ہوئے ہیں اور پھر اپنے عیش و آرام میں پڑے ہوئے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے کاموں میں مخلوق کی بھلائی کا خیال رکھیں اور ان باتوں کو بھول نہیں جن سے اہل ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پا کر انسان خدا کو بھول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے۔ بلکہ چاہیئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے اور چاہیئے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے خواہ امیر ہوں یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آئے۔ کیونکہ اس میں نہ صرف ان لوگوں کی بہتری ہے۔ بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۳)

والدین کی اطاعت اور خدمت۔

قرآن کریم نے صحیح تربیت کا جو تیسرا اصول بیان فرمایا ہے وہ ہے والدین کی اطاعت اور خدمت۔ سورۂ لقمان کی اس آیت کے الفاظ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ کیونکہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ

نے اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو ریلیٹ کر دیا ہے۔ یہ اس لئے کہ والدین اللہ تعالےٰ کی صفتِ رحیمیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ ماں باپ کا اپنے بچوں سے محبت کا تعلق۔ ان کا خیال۔ ان کی پرورش کے لئے کوشش اور کاوش کسی بدلہ یا معاوضہ کے حصول کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اولاد کے لئے ان کا رحم اور لطف و احسان ایک طبعی جوش کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے جو اولاد ماں باپ کی شکر گزار نہیں۔ اور ان کی خدمت اور واجب احترام کا خیال نہیں رکھتی۔ اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ان کا طریق نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بھی نہیں بن سکتے۔ آپ اگر اپنے گرد و نواح میں نظر دوڑائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ناخلف اولاد خوش بختی اور تسکین کی زندگی سے محروم رہے۔ ماں باپ کے عزت و احترام کی ضرورت اور اس کے نیک نتائج کے متعلق حضور علیہ السلام نے ایک موقعہ پر شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی سے ان کے والد کے حالات دریافت فرمائے اور اس موقعہ پر حضور علیہ السلام نے ان کو نصیحت فرمائی کہ

"ان کے حق میں دعا کیا کرو۔ ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہیئے ..... دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا۔ ان کی ہر طرح سے پوری پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ دل و جان سے ان کی خدمت بجا لاؤ۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۷۵)

واضح رہے کہ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب کے والد غیر مسلم تھے۔

پھر فرماتے ہیں:-

"پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی۔ یا اویس کو یا مسیح کو (مسیح سے مراد مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ ناقل) یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی ...... ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت

کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے۔ ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ آپ کے اس فرمان کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ ماں کی خدمت بھی جنت میں داخل ہونے کا ایک سبب ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ماں کی نیک تربیت اولاد میں ان خوبیوں اور نیکیوں کا بیج بو سکتی ہے۔ جو اولاد کو نیک اور متقی اور خدا ترس بنانے میں مدد اور معاون ہوں۔ اب یہ ہماری جماعت کی ماؤں کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ نیک اور متقی ہوں۔ بدیوں سے بیزار اور نیکیوں میں سبقت رکھنے والے ہوں۔ ماں کے ذکر میں اس طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ بچوں کی تربیت پیدائش کے پہلے سانس سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اور اب تو سائنس نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ بچے کی ابتدائی زندگی براہ راست ماں کی زیر نگرانی ہوتی ہے باپ کی نہیں۔ نیک اخلاق اور اعلیٰ صلاحیتیں بہت چھوٹی عمر سے ہی پنپنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہاں تربیت کرنے والی ماں کا اپنا نیک نمونہ اور تقوےٰ شرط ہے۔

اس جگہ ایک واقعہ یاد آ گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمل سے اس حدیث کو ظاہری رنگ میں بھی پورا فرمایا۔ واقعہ یوں ہے کہ حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی والدہ محترمہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشدامنہ تھیں) حضرت نانی اماں صاحبہ کسی ملازمہ کی کسی حرکت پر ناراض ہوئیں۔ اور ساتھ ہی حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا سے بھی خفا ہو گئیں۔ اس بناء پر کہ حضرت اماں جانؓ نے اس ملازمہ کو ڈانٹا ڈپٹا کیوں نہیں۔ طبعاً اس کا اثر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر تھا۔ اور آپ اداس نظر آنے لگیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے اس اداسی کی وجہ دریافت فرمائی۔ جب آپ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے بغیر کچھ فرمائے حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑا اور اس کمرہ کی طرف چل پڑے۔ جہاں نانی اماں ٹھہری ہوئی تھیں۔ آپ حضرت ام المومنینؓ کا ہاتھ پکڑے کمرہ میں داخل ہوئے۔ نانی اماں اس وقت چارپائی پر لیٹی ہوئی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنینؓ کو نانی اماں کی چارپائی کی پائنتی کی طرف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے حضرت ام المومنینؓ کا سر جھکا کر آپ کی والدہ محترمہ کے قدموں پر رکھ دیا اور خاموشی سے واپس تشریف لے گئے۔

صحبتِ صالحین۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (توبہ) صادقین کی صحبت اختیار کرو۔ ان کی اتباع کرو تا صراطِ مستقیم پر رہ سکو۔ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں ایک برقی قوت ہوتی ہے۔ ایک مقناطیسی کشش اور طاقت ان کو عطا کی جاتی ہے جو ان کا دامن تھامے رہتے ہیں۔ وہ بھی ان انوار و برکات سے حصہ پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے پاک وجودوں پر ہر آن نازل ہوتے ہیں۔ جماعت کے وہ خوش بخت جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ یا آپ کے وصال کے بعد جن کو صحابۂ مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میسر آئی اور ان کی مجالس میں بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے کا موقعہ ملا صاحب تجربہ ہیں کہ ان مجالس میں شمولیت سے ذہنوں سے میل اور کدورت اور زنگ خود بخود دور ہوتا جاتا تھا۔ ہماری جماعت کے والدین کا فرض ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کرتے رہیں کہ ان کے بچوں کی کیسے لوگوں سے میل ملاقات ہے۔ انگریزی کی ایک مثل ہے کہ کسی انسان کی قدر و قیمت پہچاننے کے لئے ان کے دوستوں کی حالت پر نظر ڈالو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو بار بار اس طرف بھی متوجہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔
"قرآن شریف میں آیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیۂ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۴)

نیز فرمایا:۔
"اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کرلو۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۲)

نماز پر دوام۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی نماز تمام عبادات میں گودے کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح انسان کی جسمانی صحت کے لئے ہڈیوں کے گودے کو مرکزی

نماز برائیوں کو روکنے کی مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اسی طرح انسان کی روحانی صحت کے لئے نماز کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ نماز برائیوں کو روکنے اور برائیوں کے زہر کو دور کرنے کے لئے تریاق کا اثر رکھنے والی ہے۔ چھوٹی عمر میں بچوں کے دل شفاف آئینے کی مانند ہوتے ہیں۔ جن پر ابھی میل اور گناہ کی آلائشیں نہیں لگی ہوتیں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ سات سال کی عمر کو پہنچنے پر بچے کو نماز پڑھانی شروع کردو تا اس نازک عمر میں ہی انکو نماز کی عادت ہو جائے ایک مرتبہ جب اپنی پوری شرائط کے ساتھ نماز کی عادت ہو جائے تو الا ما شاء اللہ مستقل طور پر قائم رہتی ہے۔ نماز ہی تو ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی کوتاہیوں، غفلتوں، غلطیوں اور گناہوں کی معافی چاہتا اور اس کے عفو کا طالب رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو یہ نصیحت بھی فرمائی ہے کہ نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا کی عادت ڈالو کیونکہ اپنی زبان میں دعا دل پر خاص اثر کرنے والی ہوتی ہے۔ آپ میں سے بہت سے کے مشاہدہ میں یہ امر آیا ہوگا کہ جو بچے التزام اور پوری شرائط کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کی نسبت دین کے لئے زیادہ قربانی کرنے والے اور زیادہ غیرت رکھنے والے ہوتے ہیں۔

ادائیگی نماز اور اس کے نیک اثرات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نماز بڑے بھاری درجہ کی دعا ہے۔ مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب، خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریقِ ادب سے کھڑا ہوتا ہے۔ رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہوتا ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۸-۶)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

یعنی نیک کاموں کی تلقین کرنا اور برے کاموں سے روکنا۔ صحیح تربیت اور اصلاحِ نفس کا یہ بڑا مؤثر ذریعہ ہے۔ کیونکہ جو شخص دوسروں کو نیک اعمال بجا لانے اور نیکیاں کرنے اور بدیوں سے رکنے کا وعظ و نصیحت کریگا وہ خود اپنا محاسبہ کرنے پر بھی مجبور ہوگا۔ اور اس طرح خود بھی نیک بننے کی کوشش کرے گا۔ میرے نزدیک اس کا ایک مؤثر ذریعہ تبلیغ کرنا ہے۔

آخر تبلیغ ہے کیا؟ یہی نا کہ اسلامی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنا اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے اور آپ پر ایمان لانے والوں کا یہ فرض ہے کہ تبلیغ اسلام

میں لگے رہیں۔ جماعت کے وہ احباب جن کو تبلیغ کا شوق ہے اور تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ تبلیغ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال اور برکات اور انعامات سے انہوں نے حصہ پایا۔ سو اپنی غفلت سستی اور بے توجہگی سے اپنی اولاد کو ان انعامات سے محروم نہ کرنا چاہیئے جو تبلیغ کرنے والوں کے لئے مقدر ہیں نیکیوں کی تلقین کرنا اور بدیوں سے روکنا انسانی زندگی کی مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان پیارے بندوں کے سوا جن کو وہ خود معصومیت کی چادر اوڑھا دیتا ہے۔ باقی انسان جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے خواہاں اور اس کے لئے کوشاں ہیں بدی کے خلاف ایک مسلسل جہاد میں مصروف رہتے ہیں۔ اور یہی وہ خوش بخت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کا رحم سہارا دیتا اور مغفرت کی چادر اوڑھا کر نجات کا وارث قرار دیتا ہے۔ اس بارہ میں حضور علیہ السلام اپنے بعد جماعت کی آئندہ نسلوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ دنیا چند روزہ ہے ایک دن آتا ہے کہ نہ ہم ہوں گے اور نہ تم ..... ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے پس اس تبدیلی کو مدنظر رکھو اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی اور اسی نمونہ کو دیکھیں گی۔ اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے۔ انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔ وہ نمونہ سے بہت جلد سبق لیتا ہے ...... جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں ... پس ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے ...... ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے۔ وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے۔ اور تمہارے اخلاق اور عادات۔ استقامت۔ پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۲۶۴ ۔ ۲۶۵)

"اب اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے۔ اور پورا حق عبادت ادا نہیں کرتا۔ بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے۔ تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی۔ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔ اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۳۷۰)

صبر و استقلال۔

یہ ایک بڑا اہم وصف ہے۔ انسان کے اعلیٰ اخلاق کا پتہ اس کے صبر و استقلال کے وصف سے ہی لگایا جاسکتا ہے۔ ہر ترقی دینی ہو یا دنیاوی اس میں صبر و استقلال کا بڑا حصّہ ہے۔ جو اس مقام پر کھڑا ہے۔ وہ اس یقین پر بھی قائم ہے کہ آفات اور ابتلاؤں کی آندھیاں اس کے نیک اعمال کو بکھیر نہیں سکتیں۔ نیک اعمال خواہ رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں محفوظ ہیں جن کی جزا وہ رحیم و کریم آقا مغفرت اور اپنے قرب کے رنگ میں ظاہر فرماتا ہے۔ احمدی والدین کو اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ وصف پیدا کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا شیطانی وساوس اور دجالی فتنوں سے محفوظ ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

" تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق اور بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (رسالہ الوصیت ۱۹۰۵ء)

دیانت و امانت۔

قومی ترقی میں اس امر کو بڑا دخل ہے جو قوم دیانت و امانت کے مقام پر نہیں۔ اس کا قدم تنزل کی طرف ہے

روحانی سلسلوں میں اموال کی زیادتی اپنی ذات میں کوئی خوبی کا باعث نہیں۔ یہ مقصود اور منزل کو پانے کا ایک ذریعہ تو ضرور ہیں بشرطیکہ اغراض دینیہ میں صرف ہوں۔ لیکن مقصود یا منزل نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف الوصیت (جو دراصل جماعت کے نام آپ کی وصیت ہے۔ جیسے ماں باپ بچوں کے لئے اپنے مرنے کے بعد کے لئے ہدایات یا نصائح چھوڑ جاتے ہیں) میں فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ یہ دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں۔ وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھائیں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں"

(الوصیت صفحہ۱۱)

انا و استکبار سے اجتناب۔

اخلاق حسنہ میں انا و استکبار سے اجتناب کو بڑا درجہ حاصل ہے اور اخلاق سیئہ میں سب سے گندی بدخلقی انا و استکبار ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ خود پرست اور متکبر انسان کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔ آخر سوچنے کا مقام ہے کہ شیطان کس بناء پر فرشتہ سے شیطان بنا۔ وہ تکبر ہی تو تھا جس نے اسے راندۂ درگاہ بنا دیا۔ متکبر کبھی فیض رساں وجود نہیں بن سکتا۔ خود پرست کبھی دوسروں کے جذبات، اور احساسات کا خیال نہیں رکھ سکتا۔ ہمیں اپنے بچوں میں فروتنی اور انکساری پیدا کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ فیض رساں وجود بن سکیں۔ تکبر کی لعنت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے۔ مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا۔ مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا۔ اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا۔ اور اس کی نکتہ چینی کی۔ اس لئے وہ مارا گیا۔ اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۸)

پھر فرماتے ہیں :۔

" میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شائد نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں...... ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر۔ تا تم پر رحم ہو۔" (نزول المسیح ص ۲۴-۲۵)

میانہ روی ۔

یعنی افراط اور تفریط سے بچ کر درمیانی راستہ اختیار کرنا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا۔ تم کو ایسی امت بنایا جو درمیانی راستہ اختیار کرنے والی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہر قسم کی انتہاء سے بچنے کی کوشش کریں۔ بڑا فلسفہ ہے اس تعلیم اور اس ارشاد میں سب انسانوں کے قوے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ہر انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل فہم۔ اسباب اور قوت عمل کے مطابق ہی اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔ اور اسی کے مطابق ہر انسان کا محاسبہ ہوگا۔ افراط و تفریط کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :۔

" خدا تعالیٰ نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے۔ اس میں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے۔" (ملفوظات جلد ۱۰ ص ۲۶۵)

خلاصہ کلام یہ کہ سورۂ لقمان کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان راستوں کی نشان دہی فرمادی ہے جو اصلاح نفس اور تربیت اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ جن پر چل کر ہر آنے والی نسل ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل ہو سکتی ہے جو اس زمانہ کے مامور اور مرسل کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی ہیں۔ یہ امر بھی یاد رکھنے کے

لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی بھی کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ جو دنیا کے حصول کی کوشش کرتے ہیں ان کو دنیا مل جاتی ہے اور جو آخرت اور دائمی زندگی کے متلاشی رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ابدی زندگی اور راحت عطا کرتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ (آیات ۱۹ تا ۲۱)

ان آیات میں دنیا کے متلاشی اور دین کے متلاشی کا موازنہ اور اس کے نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے اور دو طبقات کا ذکر ہے۔ ایک تو وہ جن کی ساری کوشش دنیا کے حصول میں لگی رہتی ہے۔ اور ایک وہ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے قوےٰ اور استعدادوں کے مطابق اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ (سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا کے الفاظ کے معنی یہی ہیں کہ اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچانا اور اپنے مقصود کے حصول کے لئے کوئی کمی نہ کرنا) سو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو قوےٰ اور استعدادیں عطا فرمائی ہیں (اور یہ بھی درست ہے کہ ہر انسان کی استعدادیں مختلف ہیں) انہی کے مطابق انسان کا محاسبہ بھی ہوگا۔ مثلاً اگر کسی کو ایک سیڑھی چڑھنے کی طاقت ہے۔ اور وہ سیڑھی چڑھ لیتا ہے اور دوسرے کو سو سیڑھیاں چڑھنے کی طاقت تو ہے لیکن ۹۹ سیڑھیاں چڑھ کر تھک کر بیٹھ جاتا ہے۔ تو ایک سیڑھی چڑھنے والا یقیناً ہمارے احکم الحاکمین آقا کے حضور زیادہ اجر کا مستحق قرار پائے گا۔

میں نے سورۂ بنی اسرائیل کی جو آیات ابھی تلاوت کی ہیں۔ ان میں دین دار اور دنیا دار انسان کی کوششوں اور ان کے نتائج کا موازنہ کرنا مقصود تھا۔ یہ بات نہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا دنیا سے محروم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سورہ حٰم سجدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

(آیات ۳۱ تا ۳۳)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے مقرب اور پاک بندوں کو دونوں جہان میں بخشش دیتا ہے۔ اگر نیت صرف اور صرف رضائے الٰہی کے حصول اور خدمتِ دین اور تقوےٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی ہو۔ دنیا تو لونڈی کی طرح خدا کے ایسے بندوں کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ خدا کے بندے دنیا کے پیچھے نہیں بھاگتے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک نظم میں اس مضمون کو قلم بند فرمایا ہے فرماتے ہیں ؎

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے ۔۔۔ تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار
سایہ بھی ہو جائے ہے اوقاتِ ظلمت میں جدا ۔۔۔ پر رہا وہ ہر اندھیرے میں رفیق و غمگسار
وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم ۔۔۔ اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
یہ وہ گُل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں ۔۔۔ یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مشکِ تتار

واہ رے باغِ محبت موت جس کی رہ گزار
وصلِ یار اس کا ثمر پر ارد گرد اس کے ہیں خار

میرا یہ مضمون مکمل نہیں ہو سکتا اگر ایک تربیت کرنے والے اور تربیت یافتہ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ نہ کیا جائے۔ قرآن کریم میں اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ
مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ
فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝
وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ
بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ
إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِينَ ۝ (صافات آیات ۱۰۱ تا ۱۱۲)

تربیت کرنے والے اور تربیت یافتہ کا یہ نمونہ ہر دو باپ بیٹے کا اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان اور کامل یقین کا آئینہ دار ہے۔ ایک طرف اللہ تعالےٰ کے حکم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو سمجھا اس پر آپ بھی راضی اور آپ کا بیٹا بھی راضی۔ اس پر وہ قدر شناس آقا جو اپنے بندوں کی کسی قربانی کو ضائع نہیں

کرتا۔ اور اُس کی طرف سے جو اجر عطا کیا جاتا ہے۔ اس کی قربانی سے کوئی نسبت بھی تو نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے باپ کا بیٹے کو قربان کرنے کا ہی معاملہ تھا نہ ؟ مرنا تو ہر ایک نے ہے۔ یہ کوئی انوکھی یا انہونی بات تو نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جو اجر عطا ہوا۔ اس کی گہرائی اور وسعت دیکھئے کہ ہر ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو قیامت تک اس قربانی کی یاد تازہ رکھنے کی ہدایت ملی۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس واقعہ اور اس عہد سے سبق سیکھے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ سکھ حاصل رہے۔ اور ہمارے مرنے کے بعد بھی ہماری عیدیں ختم نہ ہوں۔ تو ہمیں خدا کی راہ میں اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے تیار رکھنا چاہیئے۔ اور ان کی اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے کہ وہ اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے کسی مشقت اور تکلیف سے توقف نہ کھائیں۔ اگر اس واقعہ سے ہم یہ سبق سیکھ لیں تو ہمارے مرنے کے بعد ہماری عیدیں ختم نہ ہونگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر بھی یہی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ اس کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ خود بھی اور ہر آنے والی نسل اگلی نسل کو یاد دلاتی رہے کہ ہماری منزل اور ہمارا مقصود کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے اس منزل اور اس مقصود کی نشاندہی کردی ہے۔ اور وہ یہ کہ

"وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا اور اب وہ وقت آرہا ہے کہ محمدی گڑھے سے نکالے جائیں گے۔ اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔

سو یاد رکھیں کہ منزل کٹھن ضرور ہے لیکن ناممکن الحصول نہیں کیونکہ یہ الٰہی نوشتہ ہے۔ یہ خدائے برتر و توانا کا فیصلہ ہے۔ یہ اس قادر ہستی کا وعدہ ہے۔ جو کُنْ فَيَكُونْ کی طاقت رکھنے والا ہے۔ جس کا حکم ٹالنے کی کسی کو بھی طاقت نہیں۔ اور جس کے فضل کے آگے کوئی روک کھڑی نہیں کی جا سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے فرمائے ہیں وہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ لیکن یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مامور اور مرسل کے زمانہ سے جتنا بُعد ہوتا جائے گا تربیت کا کام مشکل اور زیادہ توجہ کا محتاج ہوتا جائے گا۔ اب جس بوجھ کو اٹھانے کے لئے جتنی طاقت چاہیئے اتنی ہی استعمال کرنا پڑیگی ورنہ وہ بوجھ اٹھایا نہ جا سکے گا۔ یہ امر ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ میں ہے۔ کہ اگر ایک چھٹانک وزن اٹھانے کی ضرورت ہو تو اُس کے مطابق ہماری طاقت خرچ ہوتی ہے اور اگر ایک من وزن اٹھانا ہو تو اس کے مطابق انسانی قوٰے قوت جمع کرتے ہیں۔ سو نبوت سے جس قدر بُعد ہوتا جائے گا۔ اندھیرے اور

سائے بھی لمبے ہوتے جائیں گے۔ اور ان اندھیروں کو دُور کرنے اور مناسب روشنی مہیا کرنے کے لئے اسی قدر طاقت مہیا کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اب یہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ اپنی ہر نسل میں وہ ستارے اور چراغ پیدا کرتے چلے جائیں جو ان اندھیروں کو پنپنے نہ دیں اور اسلام اور احمدیت کے منور چہرہ پر کبھی بھی کسی زمانہ میں بھی۔ قیامت تک کوئی سایہ اور اندھیرا نہ آنے پائے۔ یہ اسلام اور کفر کی آخری جنگ ہے اور آپ اس فوج کے سپاہی ہیں۔ اور یہ بات تو ایک معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ بغیر ٹریننگ کے کوئی سپاہی جنگ نہیں لڑ سکتا۔ اس لئے امن کے زمانہ میں بھی فوجیوں کو بڑی سخت ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہی تربیت کا مفہوم اور یہی تربیت کے معنی ہیں۔ سو اپنی اور اپنی ہر آنے والی نسل کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ تا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے اور آسمان کی چوٹیوں سے بھی صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہی لہراتا نظر آئے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تربیت کا جہاد

"خدا کا کام ہے اور یہ خدا کا اختیار ہے کہ وہ چاہے تو ہمارے ہاتھ میں تلوار دے دے، چاہے تو قلم دے دے اور چاہے تو تبلیغ و تربیت کا جہاد مقرر کر دے اور اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں رکھا بلکہ تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا جہاد رکھا ہے اور یہی وہ جہاد ہے جس کا سورۂ جمعہ کی ان آیات میں ذکر ہے۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ میں ہر مومن کا یہ فرض مقرر کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے نشاناتِ الٰہیہ کو بیان کرے یعنی انہیں تبلیغ کرے۔ يُزَكِّيْهِمْ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ انہیں پاک کرے۔ یعنی دعاؤں کے ذریعہ تزکیہ نفوس کرے۔ يُزَكِّيْهِمْ کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ لوگوں کو بڑھائے۔ اگر وہ دنیوی علوم میں دوسروں سے پیچھے ہوں تو اس میدان میں ان کو آگے لے جائے۔ تعداد میں کم ہوں تو تعداد میں بڑھائے۔ مالی حالت کمزور ہو تو اس میں بڑھائے۔ غرض جس رنگ میں بھی کمی ہو انہیں بڑھاتا چلا جائے۔ گویا لوگوں کی مالی اور اقتصادی ترقی میں حصہ لے۔"

(المصلح الموعود)

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے

مصطفویؐ راہگذر

ہمنشیں اپنی دعاؤں میں اثر پیدا کر
لے اُڑیں جو سُوئے افلاک وہ پَر پیدا کر

سنگریزوں سے ضیا بار گہر پیدا کر
ذرّے ذرّے سے نئے شمس و قمر پیدا کر

شبِ تاریک میں سُورج کی کرن کی مانند
اپنے کردار سے آثارِ سحر پیدا کر

سب ہی امیّد پہ جیتے ہیں مگر تُو اے دوست
شاخِ امیّد سے مقصد کے ثمر پیدا کر

ہمت و عزم و ذہانت ہو جو تجھ میں موجود
پھر اگر چاہے تو پتھّر سے شرر پیدا کر

مت اُلجھ مغربی تہذیب کے پیچ و خم سے
تُو الگ مصطفویؐ راہگذر پیدا کر

خویش کو اپنا بنانا تو ہے سب کا دستور
غیر کو اپنا بنا لے وہ نظر پیدا کر

وصلِ محبوبِ حقیقی کا ہے خواہاں تُو اگر
چاہ میں اس کی ذرا دردِ جگر پیدا کر

درِ مولا سے نہ زنہار ہو مایوس کبھی
حیدری عزم و یقیں حزمِ عمرؓ پیدا کر

تُو وفا پیشہ ہے گھبرا نہ جفا سے صدّیق
کوہِ غم کو بھی اٹھا لے جو، وہ سر پیدا کر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے

مصطفوی راہگذر

ہمنشیں اپنی دعاؤں میں اثر پیدا کر
لے اڑیں جو سوئے افلاک وہ پر پیدا کر

سنگریزوں سے ضیا بار گہر پیدا کر
ذرّے ذرّے سے نئے شمس و قمر پیدا کر

شب تاریک میں سورج کی کرن کی مانند
اپنے کردار سے آثار سحر پیدا کر

سب ہی امید پہ جیتے ہیں مگر تو اے دوست
شاخِ امید سے مقصد کے ثمر پیدا کر

ہمت و عزم و ذہانت ہو جو تجھ میں موجود
پھر اگر چاہے تو پتھر سے شرر پیدا کر

مت الجھ مغربی تہذیب کے پیچ و خم سے
تو الگ مصطفوی راہگذر پیدا کر

خویش کو اپنا بنانا تو ہے سب کا دستور
غیر کو اپنا بنالے وہ نظر پیدا کر

وصلِ محبوبِ حقیقی کا ہے خواہاں تو اگر
چاہ میں اس کی ذرا دردِ جگر پیدا کر

درِ مولیٰ سے نہ زنہار ہو مایوس کبھی
حیدری عزم و یقیں حزمِ عمر پیدا کر

تو وفا پیشہ ہے گھبرا نہ جفا سے صدیق
کوہِ غم کو بھی اٹھالے جو، وہ سر پیدا کر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے

مصطفوی راہگذر

ہمنشیں اپنی دعاؤں میں اثر پیدا کر
لے اُڑیں جو سُوئے افلاک وہ پَر پیدا کر

سنگریزوں سے ضیا بار گُہر پیدا کر
ذرّے ذرّے سے نئے شمس و قمر پیدا کر

شبِ تاریک میں سُورج کی کرن کی مانند
اپنے کردار سے آثارِ سحر پیدا کر

سب ہی امیّد پہ جیتے ہیں مگر تُو اے دوست
شاخِ امیّد سے مقصد کے ثمر پیدا کر

ہمّت و عزم و ذہانت ہو جو تجھ میں موجود
پھر اگر چاہے تو پتھّر سے شرر پیدا کر

مَت اُلجھ مغربی تہذیب کے پیچ و خم سے
تُو الگ مصطفوی راہگذر پیدا کر

خویش کو اپنا بنانا تو ہے سب کا دستور
غیر کو اپنا بنا لے وہ نظر پیدا کر

وصلِ محبوبِ حقیقی کا ہے خواہاں تو اگر
چاہ میں اس کی ذرا دردِ جگر پیدا کر

درِ مولےٰ سے نہ زنہار ہو مایوس کبھی
حیدری عزم و یقیں حزمِ عُمر پیدا کر

تُو وفا پیشہ ہے گھبرا نہ جفا سے صدّیق
کوہِ غم کو بھی اٹھا لے جو، وہ سر پیدا کر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر استاذ الجامعہ

۳۱۳ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۱۔ حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی

حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی بھی ان خوش قسمت اصحاب میں سے ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے ۳۱۳ اصحاب میں تحریر کر کے شامل فرمایا ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت منشی صاحب کا سراوہ ضلع میرٹھ سے تعلق تھا۔ ۱۸۴۲ء میں پیدائش ہوئی۔ مروجہ تعلیم اپنے قصبہ سے حاصل کی۔ والد کا نام رسول بخش تھا۔ حصول ملازمت کے لئے ریاست کپورتھلہ کا سفر اختیار کیا۔

کپورتھلہ کے کئی احمدی دوستوں کے پاس ان کی آمدورفت تھی۔ کپورتھلہ کی زمین احمدیت کے لئے سرسبز تھی۔ جبکہ کئی درختوں کی آبیاری کپورتھلہ میں احمدیت کی برکت سے ہوئی اور کئی نفوس سعیدہ تھے جن کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے والہانہ عشق و محبت تھا۔ حضرت منشی فیاض علی صاحب بھی ان صحبت اور ذکر حبیب کی عرفانی مجالس سے محظوظ ہوتے اور غیر معمولی سرور حاصل کرتے۔ حضور کی کتب کا مطالعہ کرتے۔ آخر مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ آپ ۱۸۹۱ء میں قادیان تشریف لے گئے۔ حضور کی صحبت مبارکہ اور پاکیزہ ماحول نے غیر معمولی اثر کیا اور آپ نے مسجد مبارک میں حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ مباحثہ دہلی جو حضور نے شیخ الکل مولوی نذیر حسین کے ساتھ کیا تھا۔ اس مباحثہ کے وقت آپ بھی موجود تھے۔

دہلی سے واپسی پر حضور نے لدھیانہ میں قیام کیا اور اہل لدھیانہ کے لئے ایک لیکچر دینے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں کثرت سے جوق در جوق عوام نے شرکت کی۔ لیکچر میں لدھیانہ کے علاوہ مضافات سے بھی لوگ شریک ہوئے۔

منشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی کہ حضور ہماری مسجد کا معاملہ عدالت میں پیش ہے۔ فریق مخالف کا اثر و رسوخ ہے اور شہر کے اکثر رئیس فریق ثانی کی امداد کر رہے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔

"اگر ہمارا یہ سلسلہ سچا ہے تو یہ مسجد
تم کو مل کر رہے گی"

چنانچہ بالآخر عدالت کے فیصلہ کے مطابق مسجد احمدیوں کو مل گئی۔ اور اس مقدمہ میں پہلا مجسٹریٹ شہر کے معاندین کے زیر اثر تھا اور اس نے اس امر کا اظہار کرنا شروع کر دیا کہ میں فیصلہ احمدیوں کے خلاف کر رہا ہوں۔ مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گیا اور مخالفوں کی سکیم ناکام ہو گئی۔ اس کے بعد اس مقدمہ کی بقیہ سماعت ایک دوسرے مجسٹریٹ نے کی۔ اور اس نے اپنے فیصلہ میں لکھا۔

کون کہتا ہے کہ مرزا صاحب مسلمان نہیں ہیں

چنانچہ مسجد احمدیوں کو مل گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ پورے ہو گئے۔

"یہ مسجد تم کو مل کر رہے گی"

حضرت منشی صاحب کو یہ فخر اور شرف حاصل ہے کہ آپ کی درخواست دعا کی بناء پر حضور نے یہ ارشاد فرمایا جو لفظاً لفظاً پورا ہوا۔

(۲)

حضرت منشی صاحب کو حقہ نوشی کی بہت عادت تھی۔ لیل و نہار حقہ نوشی کرتے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جالندھر میں تقریر کرتے ہوئے حقہ نوشی کو مذموم فعل قرار دیا۔ اس پر منشی صاحب نے کہا کہ حضور مجھے حقہ کی بہت عادت ہے۔ اور میں بظاہر اس کو چھوڑنے میں تکلیف محسوس کرتا ہوں حضور دعا فرمائیں کہ یہ عادت مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے اور میں اس کو چھوڑ دوں۔ حضور نے وہیں دعا فرمائی۔ رات منشی صاحب نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ جب آپ حقہ پینے لگے ہیں تو حقہ کی نے ایک بھنیر سانپ بن گئی ہے مگر منشی صاحب نے اسے مار ڈالا۔ اس رؤیا کے بعد آپکو حقہ نوشی سے انتہائی نفرت ہو گئی اور حضور کی دعا کی برکت سے حقہ نوشی ترک کر دی۔

آپ ریاست کے جنگی محکمہ میں ملازم تھے۔ زمانہ ملازمت میں آپ کا افسر جوالا سنگھ آپ پر اکثر ناراض رہا کرتا۔ اور آپ اس سے بہت تنگ تھے۔ منشی صاحب موصوف نے اس تکلیف کا اظہار اپنے آقا سے کیا۔ حضور نے فرمایا جب آپ اس کے پاس جائیں تو لا حول و لا قوۃ اِلّا باللہ العلی العظیم تین مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ چنانچہ آپ نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ آپ کے قلب سے ہر قسم کی دہشت جاتی رہی اور آپ اس کے شر سے محفوظ ہو گئے۔

۱۔ آپ کو یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی سفروں میں آپ کے ساتھ سفر کیا ہے۔

۲۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی پیشگوئیوں کے چشم دید گواہ ہیں۔ اور آپ حضور کے معتمدین میں سے تھے۔ آپ صاحب الہام تھے۔ اپنی وفات سے ۳ سال پہلے سخت بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا مگر آپ نے ایک خواب کی بناء پر اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اطلاع کر دی کہ

میں تندرست ہو جاؤں گا۔

ایک طویل عرصہ کے بعد جب آپ بیمار ہوگئے تو مرض الموت میں اپنے لڑکے سے پوچھا کہ آج کیا دن ہے بتلایا گیا کہ بدھ ہے آپ نے کہا کہ مجھے موت کا پیغام مل چکا ہے۔ اور میرا جنازہ بروز جمعہ حضرت خلیفہ ثانی پڑھائیں گے۔ چنانچہ آپ نے ۱۶ار اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز بدھ رات ۹ بجے وفات پائی۔ آپ کی نعش قادیان جمعہ کے روز پہنچی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بروز جمعہ ہی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے اپنا مبارک کندھا آپ کی نعش کو دیا اور بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے۔ آپ کی رؤیا پوری ہوئی۔ آپ نے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔

قریشی مختار احمد صاحب ایم۔ اے

" نثار احمد صاحب بی۔ اے، ایل ایل بی

" رشید احمد صاحب ایم۔ اے بی۔ ٹی

آپ کے صاحبزادگان ہیں ؛

خدا تعالےٰ نے صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" میں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر کے ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طور پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔" (فتح اسلام صفحہ ۵۹)

" میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیرو ان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان سے بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہروں پر صحابہ کا اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنی فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں۔" (الذکر الحکیم ۲ صفحہ ۱)

مسیح کا صلیب سے بچنا

(باب دوم)

[جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ازاد مجدہ کی تازہ ترین تصنیف "DELIVERANCE FROM THE CROSS" شائع کردہ لنڈن مسجد ۱۹۷۸ء کا اردو ترجمہ از قلم جناب مولانا شیخ محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف]

اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ تثلیث کے تینوں اقانیم کے درمیان ہر پہلو کے لحاظ سے برابری ہے، مرتبہ میں بھی برابری۔ علم میں بھی برابری اور قدرت اور باقی تمام خدائی صفات میں بھی برابری۔ تو اس سے ایک ایسی الجھن اور اس قسم کا اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ جو ہم بعض ادیان کے مذہبی تصوّرات میں پاتے ہیں۔ اس طرح تثلیث کا یہ موقف ایک ناقابل حل تضاد پیش کر رہا ہوگا۔ کیونکہ ان اقانیم میں اگر ایک دوسرے دو پر نظم و ضبط میں تفوق رکھتا ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ دوسرے دو اقانیم خدا کے نائب اور اس کے ماتحت ہیں۔ اس طرح تینوں اقانیم میں برابری نہیں رہے گی اور اگر ان تینوں اقانیم میں کوئی باہمی نظم و ضبط موجود نہ ہو تو اس سے شدید اختلاف پیدا ہوگا اور اگر تینوں اقانیم کی مرضی میں بھی مکمل یکسانیت ہو اور دوسرے تمام امور میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہو تو اس صورت میں تثلیث کا عقیدہ بالکل غیر ضروری اور فالتو امر ہوگا نہ کسی ٹھوس حقیقت پر مبنی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۝ (۲۱ : ۲۳-۲۴)

اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے پس اللہ ہر عیب سے پاک ہے۔ وہ عرش کا مالک ہے۔ اس کی شان اس سے بلند ہے جو وہ لوگ بیان کرتے ہیں اس سے اس کے کام پر باز پرس نہیں ہو سکتی۔ اور وہ لوگ ضرور بازپرس کئے جائیں گے۔

یسوع مسیح نے اپنے مخالفوں کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ موسےٰ نے اس کی آمد کی پیشگوئی کی ہے۔ اس نے کہا۔

"اگر تم موسےٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی
یقین کرتے۔ اس لئے کہ اس نے میرے
حق میں لکھا ہے۔ لیکن جب تم اسکے نوشتوں
کا یقین نہیں کرتے۔ تو میری باتوں کا کیونکر
یقین کروگے۔" (یوحنا ۵ : ۴۶، ۴۷)

یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ تورات اور بائیبل کے دوسرے صحیفوں میں کئی پیشگوئیاں مسیح کی آمد کے متعلق موجود ہیں اور یہودی مسیح کی آمد کے منتظر تھے جب یسوع نے اپنا منصب سنبھالا اس وقت اس نے انہی پیشگوئیوں کی طرف یہود کو توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔ جب کہ وہ موسےٰ کی پیشگوئی کا حوالہ دے رہا تھا۔ اور اس جگہ جو بات ہمارے مقصد سے متعلق ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ سب پیشگوئیاں ایک نبی کی آمد کے متعلق ہیں نہ کہ تثلیث کی دوسری اقنوم کے طور پر خدا کی آمد کے متعلق۔

اس معاملہ میں واضح سچائی یہ ہے کہ یسوع اسرائیل کا آخری نبی نہیں تھا۔ وہ موسےٰ اور بنی اسرائیل کے تمام نبیوں پر جو موسےٰ کے بعد آئے تھے ایمان رکھتا تھا۔ وہ موسےٰ کی شریعت کے تابع تھا۔ اور اس پر ثابت قدم تھا۔ یہ تو درست ہے کہ اکثر اوقات اس نے موسوی قانون کے ظاہری الفاظ سے بظاہر اختلاف کرکے ان کی اصل حقیقت اور مراد ظاہر کی۔ اور یہ امر اس کے منصب نبوت سے متعلق بھی تھا۔ لیکن موسےٰ کے قانون یا اس کے کسی حصہ کو منسوخ کرنا اس کی مراد نہ تھی۔ کیونکہ وہ اس کا اختیار ہی نہ رکھتا تھا۔ چنانچہ یہ بات اس نے اپنے اعلانِ نبوت میں صاف طور پر کہہ دی تھی۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی
کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں بلکہ
پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے
سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور
زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا شوشہ
تورات سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب
کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان
چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے
بھی کسی کو توڑے گا۔ اور یہی آدمیوں کو
سکھلائے گا۔ وہ آسمان کی بادشاہی
میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو
ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دیگا۔
وہ آسمانی بادشاہت میں بڑا کہلائے گا۔"

(متی ۵ : ۱۷-۱۹)

یہی وجہ ہے کہ یسوع نے ایک شخص کو جس نے اس سے پوچھا تھا میں کونسا نیک کام کروں تاکہ میں ابدی زندگی حاصل کرسکوں یہ کہا تھا "خدا کے حکموں پر عمل کرو"۔ اس سے واضح طور پر یسوع کی مراد موسوی قانون شریعت تھا۔

یسوع کی نبوت کا منصب صرف بنی اسرائیل کے

بات کی علامت نہیں۔ کہ یسوع کو اپنے منصب کے دائرہ اور حدود کے متعلق پہلے کچھ غلط فہمی تھی اور اب اسے اس کی حدبندی کے متعلق اس سے بہتر علم ہو چکا تھا۔ اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ وہ اس عورت کے اپنے متعلق انتہائی خلوص کو دیکھ کر رحم کے جذبہ سے سرشار ہو گیا تھا۔ یسوع کا مشن ایک رحم دلانہ مشن تھا۔ اور اگر کوئی غیر اسرائیلی اخلاص سے اس پر ایمان لاتا تو اس سے اس کے مشن کا کوئی حرج نہ تھا۔ بلکہ اس سے نیکی ہی پیدا ہو سکتی تھی۔

یہ کہا جاتا ہے کہ ایک دوسرے موقعہ پر اس نے اپنے شاگردوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ اس کا پیغام شہروں اور دیہات میں اور تمام قوموں کی طرف لے جائیں۔ لیکن اس بات میں بھی کوئی ایسی علامت موجود نہیں کہ وہ ان تمام شہروں۔ دیہات اور تمام قوموں سے مراد اسرائیل کے شہروں۔ دیہات اور تمام یہودی اقوام کے علاوہ شہر دیہات یا اقوام مراد لیتا تھا۔ اس نے وضاحت سے اپنے شاگردوں کو اس مضمون کی ہدایت دی تھی کہ

"ان بارہ (شاگردوں) کو یسوع نے بھیجا۔ اور ان کو حکم دے کر کہا۔ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔" (متی ۱۰: ۵-۶)

اس طرح تثلیث کا جو تصور پیش کیا جاتا ہے وہ دلیل کو مضطرب اور ضمیر کو مجروح کرتا ہے۔ اور الوہیت کی عظمت کے خلاف ہے۔ اور یہ تصور الوہیت کے تصور سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔

انگلیکن Anglican ماہرین دینیات Theologians کی ایک جماعت نے تثلیث کو ایک افسانہ قرار دیا ہے۔ ان کے خیالات کا مفہوم یہ ہے کہ

"یہ ایک کہانی ہے جو کہی گئی ہے لیکن یہ لفظی طور پر صحیح نہیں۔ یا یہ ایک ایسا تخیل یا ایسا تصور ہے جیسے کسی شخص یا چیز کی طرف منسوب کیا جائے تو لفظاً لفظاً اس پر صادق نہ آئے۔ بلکہ یہ اس کے سننے والوں میں اس کے لئے ایک خاص وصف قبول کرنے کی دعوت دے ...... یہ بات کہ یسوع خدا تھا خدا کا مجسم فرزند تھا۔ لفظاً لفظاً درست نہیں۔ کیونکہ اس بات کے کوئی لغوی معنے نہیں ہیں بلکہ یہ یسوع پر ایسی بات چسپاں کرنا ہے جو محض ایک افسانوی تصور ہے جو قدیم زمانہ کے اس تخیل پر قیاس کیا گیا ہے کہ بادشاہ خدا کا فرزند ہوتا ہے۔" [1]

مصنفین اس بات سے مطمئن ہیں

---

۱ The Myth of God Incarnate Page 91

کہ اس انیسویں صدی کے انکشافات عیسائیت کے
ابتدائی مآخذ کے علم کو ترقی دینے کی ضرورت کو
ابھار رہے ہیں اور اس امر سے متعارف کرا
رہے ہیں کہ یسوع اعمال ۲: ۲۲ کے مطابق
خدا کا ایک مقبول انسان تھا۔ جو خدائی مقصد کو پورا
کرنے کے لئے ایک خاص مشن پر آیا تھا اور اس
کے متعلق بعد کا یہ عقیدہ کہ وہ مجسم خدا اور تثلیث
کی دوسری اقنوم تھا جو انسانی زندگی بسر کرتا رہا
محض ایک افسانوی یا شاعرانہ طریق بیان کے
طور پر اسے ہم سے متعارف کراتا ہے۔

صداقت کی خاطر اس بات کو مان لینا نہ صرف
صداقت کا عین تقاضا ہے۔ بلکہ دوسرے مذاہب
کے لوگوں سے ہمارے عملی تعلقات کے سلسلہ میں بھی
یہ امر فائدہ بخش ہے۔ (ایضاً ص۱۷۵)

خدا پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے وہ
ازلی ابدی ہے۔ نہ وہ کسی کو جنتا ہے نہ جنا گیا ہے۔
قرآن مجید نے اس کا صحیح تعارف کرایا ہے۔ جو کسی پہلو
میں خدا کو کمزور عاجز اور محدود قرار نہیں دیتا مثلاً
قرآن مجید میں ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ
الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ۝ (الاخلاص)

کہہ وہ خدا یگانہ ہے وہ کسی کا محتاج نہیں سب
اس کے محتاج ہیں۔ نہ وہ کسی کو جنتا ہے اور نہ وہ
جنا گیا ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۔
(الفرقان ۵۹)

اور بھروسہ کر اس ایک خدا پر جو ہمیشہ
زندہ ہے اور زندگی کا سرچشمہ ہے جو نہیں
مرے گا اور اس کی حمد کے ساتھ اس
کی تسبیح کر۔

قرآن مجید صاف لفظوں اور زوردار طریق سے
تثلیث کے عقیدہ کو رد کرتا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝ تَكَادُ
السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ
وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ
يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝
(مریم ۸۹ تا ۹۴)

یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن نے بیٹا
بنا لیا ہے۔ یقیناً تم نے سخت بات کہی ہے
قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ جائیں
اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ
ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ کیونکہ ان لوگوں

نے خدا کا بیٹا قرار دیا ہے۔ اور خدائے رحمٰن کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ کیونکہ ہر ایک جو آسمانوں یا زمین میں ہے۔ رحمٰن کے حضور غلام کی صورت میں حاضر ہونے والا ہے۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۝ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ (الکہف ۲-۵)

سب تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے یہ کتاب اپنے بندے پر اتاری ہے۔ اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔ وہ سیدھ سے معمور اور صحیح راہ نمائی کرنے والی ہے تاکہ یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت عذاب سے آگاہ کردے۔ اور ایمان لانے والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دے کہ ان کے لئے ایک اچھا اجر ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور (نیز اس لئے اسے اتارا ہے کہ) تا وہ ان لوگوں کو آگاہ کرے جو یہ کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے۔ انہیں اس بارہ میں کچھ بھی تو علم نہیں اور نہ ان کے بڑوں کو اس بارہ میں کوئی علم تھا۔ یہ بہت بڑی (خطرناک) بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکل رہی ہے۔ وہ صرف جھوٹ بول رہے ہیں۔ (باقی)

حقیقی راحت اور آسائش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مومن کو حقیقی راحت اور آسائش کے لئے رو بخدا ہونا چاہیئے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتے ہیں وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور اس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کریں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۷)

تقرر صدر انصار اللہ برائے ۱۹۷۹ئ تا ۱۹۸۱ئ

حسب دستور اساسی انصار اللہ ہر تین سال کے بعد صدر انصار اللہ کا انتخاب ہوتا ہے امسال مجلس شوریٰ کے موقع پر آئندہ تین سال کے لئے صدر کا انتخاب ہونا تھا۔ دفتر کی طرف سے حسب قواعد مجالس سے نام منگوائے گئے۔

دستور اساسی کا قاعدہ ۱۳۲ حسب ذیل ہے۔

"کوئی رکن متواتر تین بار سے زیادہ صدارت کے عہدہ کے لئے منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ خلیفۂ وقت کسی کارکن کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیں ...."

چونکہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب متواتر تین بار انصار اللہ کے صدر منتخب ہو چکے تھے اس لئے اس قاعدہ کی رو سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا نام صدر کے عہدہ کے لئے پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا شوریٰ میں صدر کے انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل چار اسماء پیش ہوئے :-

(۱) - محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
(۲) " " مرزا طاہر احمد صاحب
(۳) " شیخ مبارک احمد صاحب
(۴) " چوہدری حمید اللہ صاحب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۲۸ بوقت نو بجے صبح شوریٰ انصار اللہ کے اجلاس میں صدر کا انتخاب محترم مرزا عبدالحق صاحب کی صدارت میں ہوا۔ کثرت آراء محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حق میں تھی۔ محترم مرزا صاحب نے شوریٰ کی یہ سفارش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دی جسے حضور نے منظور فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین

نئے صدر صاحب یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے کام شروع کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز مجالس نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اسناد خوشنودی ناظمین اعلیٰ / اضلاع مجالس انصار اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے موقع پر درج ذیل ناظمین اعلیٰ / اضلاع کو اعلیٰ کارکردگی برائے سال ۱۹۷۸ء پر اسناد خوشنودی اپنے دستِ مبارک سے تقسیم فرمائیں۔

۱۔ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ	اوّل
۲۔ " چوہدری احمد دین خان صاحب ناظم ضلع فیصل آباد	اوّل
۳۔ " نعیم احمد خان صاحب ناظم ضلع کراچی	اوّل
۴۔ " ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور	دوم
۵۔ " سید رفیق احمد شاہ صاحب ناظم ضلع گجرات	سوم

اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آئندہ بھی ان کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقرر نائب صدر صفِ دوم برائے سال ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء

امسال مجلس شوریٰ کے موقع پر آئندہ تین سال کے لئے نائب صدر صفِ دوم کا انتخاب محترم مرزا عبد الحق صاحب کی صدارت میں ہوا۔ انتخاب میں چار اسماء پیش ہوئے۔ کثرت رائے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے حق میں تھی۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔ مجالس نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ

بابت سال ۱۳۵۷ہش / ۱۹۷۸ء

قیادت	تجاویز	سفارشات شوریٰ جو حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمائیں
تعلیم	(۱) قیادت تعلیم کے زیر اہتمام ہر سہ ماہی میں ایک امتحان منعقد کیا جاتا ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ تمام اراکین انصار اللہ اس میں شریک ہونگے لیکن عملاً صرف چھ صد کے قریب اراکین اوسطاً شریک ہوتے ہیں۔ قیادت تعلیم باوجود کوشش کے اس تعداد کے بڑھانے میں ابھی کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس لئے یہ امر برائے غور شوریٰ میں پیش ہے۔ (قیادت تعلیم)	چودہ دوستوں نے اس تجویز پر اظہار خیال فرمایا۔ امتحانات میں شامل ہونے والی تعداد کو بڑھانے کے لئے مختلف تجویزیں اور تحریکیں زیر غور آئیں۔ جس سے جملہ انصار کو اچھی طرح خاص تحریک ہو گئی ہے۔ شوریٰ اس تجویز کو مندرجہ ذیل قاعدہ کی شکل میں منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ "انصار اللہ کے تمام عہدہ داران کا انصار اللہ کے امتحانات میں سوائے کسی خاص مجبوری کے شامل ہونا ضروری ہوگا۔ اگر کوئی عہدہ دار متواتر تین امتحانوں میں شامل نہ ہو تو وہ اس عہدہ پر فائز نہ رہ سکے گا۔"
ایثار	(۲) انصار ڈاکٹر / ڈسپنسر اور علماء سال میں کم از کم پندرہ دن وقف کریں۔ وہ اپنی خدمات کو مرکز کے سپرد کریں۔ مرکز ان کی خدمات موقعہ کی مناسبت سے لے۔ (شیخوپورہ شہر)	تجویز معقول ہے۔ شوریٰ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

قیادت	تجاویز	سفارشات شوریٰ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ منظور فرمائیں
مال	(۳) سارے پاکستان میں ۶ سو کے قریب مجالس ہیں۔ ان کے کام کی پڑتال کرنے اور بجٹ تشخیص کرانے اور وصولی چندہ کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے موجودہ تین انسپکٹر کم ہیں اس لئے ایک مزید انسپکٹر کی آسامی بڑھائی جائے۔ (سیالکوٹ شہر)	شوریٰ بالاتفاق منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔
	(۴) بجٹ آمد و خرچ بابت سال ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء پیش خدمت ہے۔	شوریٰ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق بجٹ آمد و خرچ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ چندہ مجلس = ۲,۲۵,۰۰۰ " سالانہ اجتماع = ۴۰,۰۰۰ اشاعت لٹریچر = ۱۰,۰۰۰ ماہنامہ انصار اللہ = ۱۷,۰۰۰ متفرق = ۲,۰۰۰ میزان = ۲,۹۴,۰۰۰ محاصل مشروط عطایا گیسٹ ہاؤس ۳۰,۰۰۰ میزان کل ۳,۲۴,۰۰۰

سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

سالانہ اجتماع تک سو فی صد بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصار اللہ

سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کے آخری دن مورخہ ۲۹ اکتوبر تک سو فیصدی بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصار اللہ کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے دعا پیش کی گئی۔ حضور نے ملاحظہ فرما کر تحریر فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا دے"۔ یہ فہرست ضلع وار شائع کی جا رہی ہے۔ مجلس مرکزیہ ان مجالس کے عہدہ داران کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتی ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے تمام اراکین کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین (قائد مال مجلس انصار اللہ)

ضلع فیصل آباد:۔ فیصل آباد۔ جڑانوالہ۔ سمندری۔ چک جھمرہ۔ پیر محل۔ ماموں کانجن۔ رجانہ۔ ۹۶ گ ب۔ ۵۵-۵۶ گ ب۔ ۶۰ ر ب کھیم سنگھ والا۔ ۸۹ ج ب رتن۔ ۳۷ ر ب بل۔ ۲۵۰ ر ب سیتلاں۔ ۱۳۷ ر ب چوہڑی۔ ۴۷ ر ب لوکے دیوی۔ ۶۲ گ ب شرقی۔ ۱۳۲ گ ب جوگندر سنگھ والا۔ ۲۷ ج ب کلاں۔ ۶۰ ج ب شہباز پور۔ ۲۱ گ ب۔ ۲۸۷ ج ب پلاسور۔ ۳۱۲ ج ب گٹیھو والی۔ ۵۸/۳ نکڑہ۔ ۳۳ ج ب۔ ۶۱ ج ب دھروڑ۔ ۵۹۱ گ ب گنگا پور۔ ۲۹۷ ج ب۔ ۲۰۹ گ ب لودھی ننگل۔ ۱۳۹ ر ب گھمی۔ ۱۵۸ ج ب چنڈرکے۔ ۲۴ ج ب سرشمیر روڈ۔ ۳۰ ج ب میانہ۔ ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ۔ ۱۰۹ ر ب مسعود آباد۔ ۶۶ ج ب دھاندرہ۔ ۳۳۴ ج ب دھیروکے۔ ۲۶۱ ج ب خورد۔ ۲۶۶ ر ب کھرڑیانوالہ۔

ضلع شیخوپورہ:۔ شیخوپورہ۔ واربرٹن۔ سچا سودا۔ باہڑانوالہ۔ چک ۲/۴۴ خورد۔ ننکانہ صاحب۔ بیرادیوٗ۔ نارنگ منڈی۔ جھنگڑ حاکم والا۔ گھگی ورک وجھنڈیر۔ شرقپور خورد۔ کوٹ عبدالمالک۔ کرتو پنڈوری۔ چک ۱۲۳ سرانوالی۔ بھلیر۔ چوڑا سنگھ

ضلع لاہور:۔ ماڈل ٹاؤن۔ دارالذکر۔ کماس پدری

ضلع قصور:۔ بھائی پھیرو۔ پتوکی۔ چونیاں۔ سانگرہ۔ جوڑہ۔ للیانی۔ لدھیکے نیویں

ضلع جھنگ:۔ احمد نگر۔ بکا تسوانہ۔ چھنیاں۔ نصیر آباد۔ گڑھ مہاراجہ

ضلع سیالکوٹ:۔ سیالکوٹ شہر۔ بلیانوالہ۔ بھوڑی ملیاں۔ پنڈی بھاگو۔ نوشہرہ ککے زئیاں۔ پسرور۔ سیال ترسکہ۔ گھٹیالیاں خورد۔ غوط فتح گڑھ۔ نارووال۔ راولکے۔ چونڈہ۔ سمبڑیال۔ دولت پور۔ جہور۔ کھرپہ۔

بھوپال والا۔ بھروکے کلاں۔ ساہو والا۔ کوٹ کرم بخش۔ ڈنڈپور کھرولیاں۔ داتہ زید کا۔ کلاس والہ۔ قلعہ کالروالا
چندر کے منگولے۔ گدیاں کوٹ بڈا۔ بدوملہی۔ ڈیریانوالہ۔ مراڑہ ظفروال۔ فتوکے۔ تلونڈی بھنڈراں۔ کجروڑ۔
بھاڈے والا۔ کھیوہ باجوہ۔ منڈیکی گورایہ۔ ڈیپی۔ کوٹلی ہرنرائن۔ پیروچک۔ مرل۔ رائے پور۔ خانان میانوالی۔
کوٹ کوڑا۔ کوٹلی تھوملہی۔ قوادے بھیکے۔ ہوتولہ۔ موسے والا۔ معراجکے۔ کوٹ نیناں۔ مہدی پور
بجھوبھٹی

ضلع اٹک:۔ اٹک شہر۔ پنجند

ضلع سرگودھا:۔ سرگودھا شہر۔ بھیرہ۔ ۸۶ جنوبی۔ ۴۶ شمالی۔ ۷۸ جنوبی۔ ۹ شمالی۔ پنیار۔ مجوکہ
کوٹ مومن۔ ۳۷ جنوبی۔ ۸۸ شمالی۔ بھاڑہ۔ بھلوال۔ ۴۷ شمالی۔ ۳۹/D.B۔ احمد آباد جنوبی۔ عمرآباد
مجوکہ۔ رکھ چراگاہ۔ بھال چانن خان۔ کھائی کلاں۔ کوٹھی نواب۔ خوشاب۔ ۴۹ جنوبی۔ ۵۲ شمالی۔
سلانوالی۔ میانی۔ ۸/N.B۔ ادرحمہ۔ ۲/T.D.A۔ ۳۸ جنوبی۔ ۹۸ شمالی۔ ۳۵ جنوبی۔ ۱۷۸/۱۲۱ منگلا۔
چک ۲۷ شمالی۔ ۱۷ جنوبی۔ بجکہ۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ شہر۔ کولوتارڑ۔ تولیکی۔ گکھڑ منڈی۔ ببے چٹھہ۔ حافظ آباد۔
وزیرآباد۔ پنڈی بھٹیاں۔ یقاپور۔ بھڑی شاہ رحمان۔ کوٹ شیرا۔ دولو والی۔ سکھیکی منڈی۔ علی پور چٹھہ
پیر کوٹ ثانی۔ تتلے عالی۔ لوہری والا۔ ڈاہرانوالی۔ چک چٹھہ۔ بھلوکی۔ فیروز والا۔

ضلع گجرات۔ چوکنانوالی۔ گوٹریالہ۔ کیرانوالی۔ سوک کلاں۔ بارموسے۔ چک ۹ گوربخش پورہ
کالرہ کلاں۔ دیوناماجرا۔ معین الدین پور۔ نصیرہ۔ چک ۲۰ ڈیری فارم۔ لنگے۔ شیخ پور۔
سعد اللہ پور۔ کنجاہ۔ گولیکی۔ شادیوال خورد۔ سرائے عالمگیر۔ سدوکے۔ رسول کالج۔ کڑیانوالہ۔
چک ۱۲ احمد آباد

ضلع جہلم: جہلم شہر۔ دوالمیال۔ خان پور۔ ڈنڈوت آرلیس۔ بھوں۔
ضلع راولپنڈی: اسلام آباد۔ کہوٹہ۔ گوجرخان
ضلع ملتان:۔ سرائے سدھو۔ چک ۵ درکھانہ۔ علی پور
ضلع وہاڑی:۔ ۱۶۳ اشتاب گڑھ۔ میلسی۔ چک ۲۴۵/E.B۔ ۴۹۱/E.B۔ ۴۹۳/E.B۔
ضلع ساہیوال:۔ میرک۔ ۱۸/۱۴-L۔ پاک پتن۔ بصیرپور۔ اوکاڑہ شہر۔ ۶/۱۱-L۔ ۵۵/۱۲-L۔
۴۷/۳۰-R۔ ۱۹۰/۹-L حویلی وساوے۔ صدر گوگیرہ۔

ضلع مظفر گڑھ :- ۲۲۶/T.D.A - ۱۰۶/M.L - ۱۶۱/T.D.A - ۱۶۳/T.D.A -

ضلع ڈیرہ غازی خان :- کوٹ قیصرانی - امداد آباد - ڈیرہ غازیخان شہر -

ضلع رحیم یار خان :- رحیم یار خان شہر - بستی بابا اللہ بخش - ۱۳۲/N.P

ضلع بہاولنگر :- ۱۸۴/7.R - ۵۶/6.R - ۱۱۱/9.R

ضلع بہاولپور :- بہاولپور شہر - اوچ شریف - ۱۸۳ مراد - ۲۳/D.N.B - ۱۹۰ مراد - ۱۶۰ مراد -

۶۳/D.B - شکرانی - ۱۶۱ مراد -

صوبہ بلوچستان :- کوئٹہ شہر - سبی

آزاد کشمیر :- نیو میرپور - میرا ٹھڑکا - کوٹلی -

ضلع حیدر آباد :- ٹھٹہ آباد - لطیفی تی - آصف آباد - حیدر آباد شہر

ضلع بدین :- بدین شہر

ضلع نواب شاہ - نواب شاہ شہر - جمال پور - چک ۲۱ دوده - قمر آباد - گوٹھ مولوی عبد السلام عمر -
رحمان آباد - دریا خاں مری - گوٹھ عطا محمد بکمال ڈیرہ - گوٹھ رسول بخش (دوڑ)

ضلع تھرپارکر :- میرپور خاص - محمد آباد - جمیس آباد - کنری - نبی ۲۷ کا چیلو - ڈگری - نور نگر - چک ۱۵۱
گوٹھ غلام رسول - پیرو چیچی - گوٹھ سیٹھ عزیز احمد - فضل آباد - گوٹھ احمدیہ نفیس نگر - کریم نگر - نبی سر روڈ -

ضلع لاڑکانہ :- کھنڈو - انور آباد - دارہ

ضلع خیرپور میرس - گوٹھ غلام محمد شہاتی - گوٹھ فتح محمد - کرونڈی -

ضلع سانگھڑ :- گوٹھ فتح پور - احمد پور

ضلع سکھر :- سکھر شہر - شکارپور - گوٹ شید - پنو عاقل

ضلع جیکب آباد - گدو بیراج -

ضلع کراچی - ناظم آباد کراچی - مارٹن روڈ کراچی - ڈرگ روڈ کراچی - صدر کراچی -

صوبہ سرحد :- پشاور - ہری پور - ایبٹ آباد - داتہ -

رسالہ انصار اللہ توسیع اشاعت
کے لئے آپ کے تعاون کا محتاج ہے

سالانہ رپورٹ کارگزاری

قیادت ہائے مجلس انصار اللہ مرکزیہ بابت سال ۱۳۵۷ہش / ۱۹۷۸ء

صف دوم مجلس انصار اللہ۔

مجالس مقامی کا کام:- ۱. اوسطاً ۸۱ مجالس نے بروقت ماہانہ رپورٹ بھجوائی۔ اور ان میں سے اوسطاً ۶۵ مجالس رپورٹوں میں صف دوم کے کوائف درج فرماتی رہیں۔

(۲) دورانِ سال۔ ۴ مجالس کے کل ۱۴۲ انصار نے سائیکل سفر برائے ملاپ و خدمت خلق کے وفود میں شمولیت فرمائی۔ ان مجالس کے نام یہ ہیں۔ ضلع فیصل آباد ۲۹ انصار۔ ضلع بہاولپور ۱۵ انصار۔ ضلع سرگودھا ۶ انصار۔ ضلع ملتان ۴ انصار۔ ضلع گجرات ۱۷ انصار۔ ضلع لاہور ۶۰ انصار۔ ضلع راولپنڈی ۶ انصار۔ ضلع جہلم ۵ انصار۔ ضلع بدین ۱ انصار۔ ضلع کراچی ۹۸ انصار۔

(۳) ان مجالس کی اطلاع کے مطابق ۱۷ مجالس کے ۱۲۷ انصار نے سائیکل خریدے۔ چک ۳۱۲ ج ب (۱)، اسلامیہ پارک (۲۲) کھوکھر غربی (۳) چک ۲۸۵ رنگڑ نشگل (۱) شیخوپورہ (۱) ناظم آباد (۴۷)، ڈرگ روڈ (۲) مارٹن روڈ (۲) سرائے عالمگیر (۳) بھابھڑہ (۲) بھڈال (۱) رحمٰن آباد (۱) ساہووالہ (۳) حسن پور (۱) ادرحمہ (۲) بہاولپور (۱) چک ۳۶۸ مظفر گڑھ (۷)

(۴) ۵۹ مجالس نے نائب زعیم صف دوم کی منظوری مرکز سے حاصل کی۔

اضلاع کا کام۔ اضلاع میں سے ضلع فیصل آباد اور ضلع بہاولپور کا کام قابلِ ذکر ہے۔ سائیکل سفر برائے ملاپ و خدمت خلق کے تحت ضلع فیصل آباد سے ۵۹ سائیکل سوار وفود نے ۱۹۱ دیہات سے ملاپ کیا۔ کل ۱۷۵ افراد وفود میں شریک ہوئے۔ جن میں سے ۱۵۵ انصار تھے کل ۴۵۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا گیا ۷۰ انصار نے سائیکل خریدے۔ ۱۶ انصار نے سائیکل چلانا سیکھا۔ ضلع بہاولپور میں سائیکل سوار وفود نے جن میں کافی تعداد میں انصار شامل تھے۔ ضلع کے کل ۵۶۰ دیہات میں سے ۱۳۷ دیہات کے ساتھ ملاپ کیا۔ اور دیہات سے ملاپ کا سلسلہ جاری ہے۔ ان دو اضلاع کے علاوہ شیخوپورہ کے ضلع سے ۶ سائیکل سوار وفود دیہات میں گئے۔

مرکزی شعبہ کا کام۔ ۱۔ مقامی مجالس کی ۵۵۹ ماہانہ رپورٹوں پر تبصرہ لکھا گیا۔ (۲) ناظمین اضلاع کی ۵۹ ماہانہ رپورٹوں پر تبصرہ لکھا گیا۔ (۳) ہر ماہ مجالس کو بذریعہ سرکلر ہدایات بھجوائی گئیں سرکلرز اور تبصرہ کے علاوہ ۵۲ خطوط مجالس کو بھجوائے گئے۔

قیادت عمومی۔

دوران سال قیادت عمومی کو کام کرنے کی جو توفیق ملی اس کا مختصر سا خاکہ پیش خدمت ہے۔

(۱) سالانہ لائحہ عمل:۔ نئی مجلس عاملہ کے تقرر کے ساتھ ہی سالانہ لائحہ عمل کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا متعلقہ قارئین کرام کی طرف سے جو لائحہ عمل تجویز ہو کر آیا۔ اسے مجلس عاملہ میں پیش کر کے منظوری حاصل کی گئی۔ متعلقہ قیادتوں کو ان کے منظور شدہ لائحہ عمل کی اطلاع بھجوائی گئی۔ اس لائحہ عمل کی روشنی میں مجالس کے لئے ضروری ہدایات مرتب کی گئیں۔ اور انکو ایک کتابچہ "ضروری ہدایات" کے نام سے بارہ صد کی تعداد میں طبع کروا کر اس درخواست کے ساتھ مجالس کو بھجوایا گیا کہ اس لائحہ عمل کو سامنے رکھ کر سارا سال کام کریں۔ اور اس کی مختلف شقوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعی فرمادیں الحمد للہ کہ بیشتر مجالس اس لائحہ عمل کو سامنے رکھ کر سال بھر کام کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔

(۲) علاقائی وضلعی تربیتی اجتماعات۔ تربیتی اجتماعات کا انعقاد قیادت عمومی کے لائحہ عمل کی ایک اہم شق ہے۔ شروع سال ہی سے علاقائی وضلعی ناظمین کی خدمت میں درخواست کی جاتی رہی کہ وہ اپنے اپنے ہاں تربیتی اجتماعات منعقد کریں۔ الحمد للہ کہ دوران سال ۷۹ مقامات پر انصار کے کامیاب اجتماع منعقد ہوئے جن میں مقامی علماء کے علاوہ مرکزی نمائندگان بھی تشریف لے جاتے رہے اجتماعات کے انعقاد میں نمایاں کام ضلع فیصل آباد نے سرانجام دیا۔ انہوں نے ضلع کو مختلف سیکٹروں میں تبدیل کر کے ہر سیکٹر میں اجتماع منعقد کیا۔ ۴۴ مقامات پر ان کے اجتماعات ہوئے۔ اور ابھی ان کی کوششیں جاری ہیں۔ مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب ناظم ضلع فیصل آباد اور ان کے جملہ ساتھی شکریہ کے مستحق ہیں خاکسار اس موقعہ پر نظارت اصلاح وارشاد کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ نظارت نے ہر موقعہ پر مجلس مرکزیہ کے ساتھ پورا تعاون فرماتے ہوئے حسب ضرورت علماء کو مختلف جگہوں کے اجتماعات میں شامل ہونے کی اجازت عطا فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اجلاسات ناظمین۔ ا۔ کارگزاری کا جائزہ لینے اور ناظمین کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے مجلس شاورت کے موقعہ پر مرکز میں ناظمین اعلیٰ ناظمین اضلاع اور مجلس عاملہ مرکزیہ کا اجلاس منعقد

کیا گیا جس میں صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ناظمین کی کارگزاری کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ناظمین کو احسن رنگ میں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس میں تبادلہ خیالات ہوا۔

ب۔ ناظمین کا دوسرا اجلاس مورخہ ۲۲ و ۲۹ ۹/۷۰ کو تین مقامات۔ ربوہ، حیدرآباد اور راولپنڈی میں رکھا گیا ان ہر سہ اجلاسات میں ناظمین کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور سالانہ لائحہ عمل کے لحاظ سے جو کمی تھی اسکو پورا کرنیکی طرف توجہ دلائی گئی۔

۳۔ ماہانہ سرکلر:۔ ہر ماہ دفتر مرکزیہ سے ماہانہ سرکلر تمام مجالس کو باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا جاتا رہا۔ مرکزی قیادتوں سے مجالس کے لئے ضروری ہدایات و اطلاعات لے کر ان کو سائیکلوسٹائل کروایا جاتا رہا۔ اس سرکلر کے ذریعہ سالانہ لائحہ عمل کی ہر ماہ یاددہانی کروائی جاتی رہی۔

۴۔ دورہ جات اضلاع:۔ قیادت عمومی جہاں یہ کوشش کرتی رہی کہ پاکستان کے مختلف گوشوں میں انصار کو اکٹھا کر کے تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتی رہے۔ وہاں یہ کوشش بھی کی گئی کہ مرکزی عہدیداران انصار سے ملاقات کریں۔ ان کے ساتھ بیٹھیں۔ تبادلہ خیال ہو اور اگر کام کرنے میں ان کو کوئی مشکلات اور دقتیں پیش آرہی ہوں۔ تو آپس میں بیٹھ کر ان کا حل تلاش کیا جائے۔ چنانچہ سال رواں میں اس سلسلہ میں پہلے اضلاع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ، شیخوپورہ۔ اور لاہور کا پروگرام طے کیا گیا۔ ان اضلاع کے ناظمین کرام کی بے حد خواہش تھی کہ صدر محترم خود ان کے ہاں تشریف لائیں۔ صدر محترم صاحب نے ان کی دعوت قبول فرمائی۔ اور پروگرام طے ہوگیا۔ مگر بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر ان ناظمین کو یہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ ماہ رواں میں اضلاع فیصل آباد اور سرگودہا کا دورہ کیا گیا۔ ان اضلاع میں مختلف سنٹرز مقرر کر کے قریب قریب کی مجالس کو ان سنٹروں میں بلایا جاتا رہا۔ اس طرح علاوہ تربیتی امور کے مرکزی نمائندگان مجالس وار ان کی کارگزاری کا جائزہ لیتے رہے۔ اور کمی کو پورا کرنے کی طرف مجالس کو توجہ دلائی جاتی رہی۔

۵۔ ماہانہ رپورٹ کارگزاری:۔ مجالس سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری منگوانا قیادت عمومی کے سپرد ہے۔ شروع سال میں تمام مجالس کو مجلس کا مقرر کردہ رپورٹ فارم بھجوا دیا گیا۔ تاکہ ہر مجلس اس کو ہر ماہ مکمل کر کے ارسال کرتی رہے۔ ماہانہ سرکلر کے ذریعہ ہر مجلس کو اسکی کارگزاری بھجوانے کی درخواست کی جاتی رہی۔ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ میں بار بار توجہ کے لئے اعلانات ہوتے رہے۔ انفرادی ملاقاتوں اور اجتماعوں میں رپورٹ بھجوانے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ مگر اس شعبہ میں کام کی ابھی بہت گنجائش ہے۔ باوجود کوشش کے بہت سی مجالس کی طرف سے باقاعدہ رپورٹیں نہیں ملتیں۔ مرکز کو صرف آپ کی رپورٹوں سے ہی کارگزاری کا علم ہوتا ہے۔ ہر مجلس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کام ہوتا بھی ہے۔ اگر اس کی اطلاع ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز کو کی جاتی رہے۔ تو مرکز بآسانی آپ کی مساعی سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ اور باہمی رابطہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ امید ہے کہ رپورٹیں نہ بھجوانے والی مجالس اس طرف فوری

توجہ فرمائیں گی۔

۶۔ مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاسات:۔ مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاسات ہر ماہ باقاعدگی سے منعقد کئے جاتے رہے جن میں قیادت وار کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ اور دیگر ضروری امور مشورہ سے طے پاتے رہے۔ قیادت ہذا عاملہ کی کارروائی ریکارڈ کرتی رہی۔

۷۔ دورہ جات انسپکٹران:۔ مرکز کے پاس اس وقت تین انسپکٹر ہیں۔ جن کے سپرد مالی امور کے علاوہ مجلس کے دیگر لائحہ عمل کا جائزہ لینا اور ان کی طرف توجہ دلانا بھی ہے۔ ہر سہ انسپکٹران باقاعدگی سے منظور شدہ پروگرام کے مطابق مجالس کا دورہ کرتے رہے۔ دوران سال ۷۱۲ مجالس کا دورہ کیا گیا۔

۸۔ تیاری سالانہ اجتماع انصار اللہ:۔ مرکزی اجتماع کا انعقاد اور اس کے جملہ انتظامات کی تکمیل قیادت عمومی کے سپرد ہے۔ اجتماع کے لئے تاریخیں تجویز کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے منظوری حاصل کی گئی۔ اور اس کی اطلاع بذریعہ خطوط اور اعلانات الفضل و ماہنامہ انصار اللہ مجالس کو ارسال کی گئیں۔ اور بار بار اس کی یاددہانی کروائی گئی۔ کمیٹی نے سالانہ اجتماع کا پروگرام تجویز کیا۔ اور صدر محترم سے اس کی منظوری کر کے اسے طبع کروایا گیا۔ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں اس کی اشاعت کروائی گئی۔ حسب قاعدہ شوریٰ کے لئے تجاویز اور انتخاب صدر و نائب صدر صف دوم کے لئے مجالس سے اسماء منگوائے گئے۔ اور مجلس عاملہ میں پیش کر کے منظور شدہ تجاویز و اسماء مجالس کو سرکولیٹ کئے گئے۔ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ انصار کی شمولیت کی تحریک کی جاتی رہی۔ متعدد خطوط مجالس کو ارسال کئے گئے۔ اخبار الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں متعدد اعلانات شائع کروائے گئے۔ انصار اللہ کے عہدیداروں کے علاوہ امراء اضلاع، مربیان کرام، معلمین وقف جدید، انسپکٹران بیت المال و تحریک جدید کو تعاون کی درخواست کی گئی۔ الحمد للہ کہ ان سب نے پورا تعاون کرتے ہوئے مجالس میں دوستوں کو بھرپور تحریک کی۔ اور مرکز کو اپنی اطلاعات سے نوازا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ناشکر گزاری ہوگی اگر اس موقعہ پر میں ادارہ الفضل کا شکریہ ادا نہ کروں۔ اس ادارہ نے دل کھول کر مجلس کے ساتھ تعاون کیا۔ اور ہر وقت ہمارے اعلانات شائع فرما کر ہماری مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۹۔ خط و کتابت:۔ صدر محترم کی ہدایات کے مطابق جملہ مجالس سے خط و کتابت کی جاتی رہی۔ دوران سال باہر سے دفتر کو ۷۰۵۳ خطوط موصول ہوئے۔ مختلف مرکزی قیادتوں کی طرف سے ان خطوط کے جوابات و تحریکات پر مشتمل ۱۳۳۴۱ خطوط و پارسل مجالس کو ارسال کیے گئے۔ لوکل ڈاک کے ۷۲۲

خطوط ان کے علاوہ ہیں۔ دوران سال مجالس کی طرف سے عہدہ داران کے جو انتخابات دفتر کو موصول ہوئے صدر محترم سے ان کی منظوری لے کر مجالس کو اس کی اطلاع بھجوائی جاتی رہی۔

قیادت تربیت

۱۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ماہانہ سرکلر کے لئے ایک نوٹ پوری باقاعدگی سے ہر ماہ لکھا جاتا رہا۔ اور گاہ بگاہ ایک تربیتی نوٹ الفضل میں بھی بھجوایا جاتا رہا۔

۲۔ ہر ماہ ناظمین اضلاع وقائدین اور زعماء مجالس کی رپورٹیں پڑھ کر انہیں دفتر کے اجتماعی اور انفرادی خطوط کے ذریعہ ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔

۳۔ ربوہ کے زعماء محلہ جات وزعیم اعلیٰ کا ایک اجلاس قیادت ہذا کے ماتحت دفتر انصار اللہ میں منعقد کر کے ہر محلہ میں تربیتی اجلاس بلانے کی ایک سکیم ان کے سامنے پیش کر کے ان سے تعاون کی درخواست کی گئی۔ جس کو سب نے پسند کیا اور اس کے مطابق مندرجہ ذیل محلوں میں تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ ان اجلاسوں میں خدام و اطفال اور انصار نے شمولیت کی۔

۱۔ محلہ دار النصر۔ ۲۔ محلہ دار العلوم ۳۔ محلہ دار الصدر جنوبی ۴۔ محلہ دار الرحمت غربی۔
۵۔ مسجد انوار محلہ دار الصدر

ان اجلاسوں میں قائد تربیت کے علاوہ نائب قائد مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب اور ربوہ کے زعیم اعلیٰ چوہدری محمد شریف صاحب نے بھی شرکت کی اور خطاب کیا۔

محلہ دار الصدر جنوبی کی لجنہ کی درخواست پر مستورات سے الوصیت پر خطاب کرنے کا موقعہ ملا جس میں تقوےٰ اور مالی قربانی پر زور دیا گیا۔

۴۔ ہفتہ تربیت واصلاح وارشاد کے لئے شعبہ ہذا کی طرف سے تین مضامین لکھ کر دیئے گئے۔ یعنی تربیت اولاد۔ تقوےٰ اور صحبت صالحین۔ قیادت ہذا کی طرف سے بیرون ربوہ متعدد تربیتی دورے کئے گئے۔

۵۔ ماہ رمضان میں ملک کے طول وعرض میں بڑی بڑی مجالس نے درس قرآن مجید اور تراویح کا باقاعدہ بندوبست کیا۔ اس باقاعدگی کے پیش نظر انہیں لکھا گیا کہ رمضان کے بعد درس قرآن کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔ بعض نے نماز تہجد کا اہتمام بھی کیا تھا۔ انہیں لکھا گیا کہ اس سلسلہ کو بعد از ان بھی جاری رکھنے کی کوشش کی جائے۔ خواہ ہفتہ میں ایک آدھ دن کے لئے ہی ہو۔

۶۔ ناظمین و قائدین اور زعماء صاحبان کی ماہوار رپورٹوں کو ہر ماہ باقاعدگی سے پڑھ کر دفتر کے اجتماعی ماہوار خط اور انفرادی خطوط کے ذریعہ ہدایات بھجوائی گئیں۔ جن میں مندرجہ ذیل امور پر خاص زور دیا گیا۔

(ا) نماز باجماعت (ب) جس جگہ مسجد نہیں ہے۔ وہاں مسجد بنوانے کے متعلق (ج) قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ کے متعلق (د) لین دین کی صفائی اور تجارت میں گاہکوں کی ہمدردی کے متعلق (ھ) ناظمین اضلاع و قائدین کو یہ لکھا گیا۔ کہ وہ اپنی مجالس میں دوروں کا کوئی مستقل پروگرام بنا کر انہیں بیدار رکھنے کی کوشش کریں۔ اور انہیں تاکید کریں کہ وہ رپورٹ باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔

شعبہ ہذا کے ساتھ جن مجالس نے پورا پورا تعاون کیا ان کے نام یہ ہیں۔ مجلس کراچی، راولپنڈی، بہاولپور، فیصل آباد۔ لاہور کے حلقہ جات۔ ماڈل ٹاؤن، اچھرہ اور وحدت کالونی۔ مجلس بہاولپور کی رپورٹ خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس مجلس میں قرآن مجید حفظ کرنے والوں کی تعداد ۲۱۴، ترجمہ قرآن سیکھنے والوں کی تعداد ۱۶۰ اور ناظرہ پڑھنے والوں کی تعداد ۲۶۰ ہے۔

قیادتِ اصلاح و ارشاد۔

عرصہ زیر رپورٹ میں قیادت اصلاح و ارشاد کا لائحۂ عمل سب مجالس میں سرکولیٹ کیا گیا۔ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ کے ذریعہ متعدد بار یاددہانی کرائی جاتی رہی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ناظمین اضلاع اور زعماء مجالس انصار اللہ کی طرف سے آمدہ ماہانہ رپورٹوں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ ان رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل وعیال کو عقائد سے کما حقہ واقف کرنے اور دینی امور سے آگاہ رکھنے کے لئے کوشش کی جاتی رہی۔ اس سلسلہ میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ اور درس قرآن کریم کا باقاعدہ سلسلہ جاری رہا۔ اور نماز باجماعت کے لئے ارکان کو تلقین کی جاتی رہی۔

دورانِ سال ۲۴۷ رپورٹیں مجالس انصار اللہ کی طرف سے اور ۶۲ ناظمین اضلاع کی طرف سے موصول ہوئیں۔ ان رپورٹوں پر تبصرہ کیا جاتا رہا۔ اور بذریعہ خطوط و سرکلر ہدایات دی جاتی رہیں۔

ناظم صاحب ضلع کراچی نے لکھا ہے۔ کہ کراچی کے ۹۵ فیصد انصار نے اصلاح و ارشاد کے کام میں عملی طور پر حصہ لیا۔ ہزاروں پمفلٹ تقسیم کئے۔ وفود کی صورت میں متعدد غیر از جماعت احباب کو مرکز سلسلہ میں لایا گیا۔ ۳۰ نومبائعین سے خصوصی رابطہ رکھا گیا۔

ناظم صاحب ضلع ڈیرہ غازی خان کی رپورٹ ہے کہ احباب لائبریری سے استفادہ کرتے رہے۔ مناسب لٹریچر غیر از جماعت احباب کو مہیا کیا گیا۔ دو وفد ان دوستوں کے مرکز میں بھی آئے بعض دوستوں نے بیعت بھی کی۔

ناظم صاحب ضلع فیصل آباد کی رپورٹ ہے کہ اکثر انصار نے اصلاح و ارشاد کا فریضہ انجام دیا۔ تین افراد نے بیعت کی۔ ۱۰۰ سے زائد افراد وفود کی صورت میں مرکز سلسلہ میں آئے۔ واقفین عارضی میں ۵۰۹ افراد نے حصہ لیا۔

ناظم صاحب ضلع بہاولپور نے لکھا ہے کہ بعض ذی اثر سرکردہ احباب غیر از جماعت لٹریچر پڑھتے رہے۔ اور وہ متاثر ہیں۔ ۶۲ کے قریب ایسے احباب ہیں جنہوں نے باقاعدہ لٹریچر پڑھنے کی خواہش کی۔ مجموعی طور پر ۸۰۰ غیر از جماعت احباب سے ملاقات کر کے انہیں اصلاح وارشاد کا پیغام پہنچایا۔ ۵۰۰ کے قریب غیر از جماعت رشتہ داروں کو جماعتی عقائد سے روشناس کرایا۔ ۴۷۱۹ پمفلٹ نیز رسالہ جات سلسلہ و خطبہ نمبر الفضل تقسیم کئے گئے۔

مجموعی طور پر انصار احباب کے ذریعہ ۴۴ بیعتیں ہوئیں۔ مورخہ ۱۳ اکتوبر سے قیادت اصلاح و ارشاد کے پروگرام کے تحت ہفتہ اصلاح وارشاد منایا گیا۔ بذریعہ کتابچہ مقررہ تین مضامین پر نوٹس چھپوا کر جملہ مجالس کو بھجوائے گئے۔ یہ ہفتہ ۱۸ اکتوبر تک جاری رہا۔ مرکز سلسلہ میں جملہ محلہ جات میں یہ ہفتہ منایا گیا۔ بیرون مجالس سے بھی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں قائد اصلاح و ارشاد نے بیرون مرکز لائل پور، لاہور، پشاور، گجرات، راولپنڈی کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ اور اصلاح و ارشاد سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق خصوصی توجہ دلائی۔

قیادت تعلیم۔

قیادت تعلیم کے پروگرام میں یہ امر شامل ہے کہ دوران سال ہر سہ ماہی پر ایک امتحان لیا جائے جس میں ایک حصہ قرآن کریم کے ترجمہ کا اور ایک حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے متعلق ہو۔ صدر محترم کے منظور کردہ پروگرام کے مطابق اس وقت تک تین امتحان لئے جا چکے ہیں۔ چوتھا امتحان انشاء اللہ دسمبر کے وسط میں ہوگا۔

گزشتہ سال سالانہ اجتماع تک سہ ماہی سوم ۱۹۷۷ء کا نتیجہ مرتب نہیں ہوا تھا۔ اس لئے اس کی رپورٹ اس وقت پیش ہے۔ اس امتحان میں ۴۲ مجالس کے ۵۱۱ اراکین نے حصہ لیا تھا۔ ۴۸۶ نے معیار اوّل میں

اور ۶۵ نے معیار دوم میں۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب فیصل آباد اس امتحان میں اوّل اور مکرم عطاء الرحمن صاحب چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور دوم قرار پائے۔

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا امتحان ۲۴/امان/مارچ کو ہوا جس کے نصاب میں (۱) پارہ ۱۸ ربع ۳ کا ترجمہ (۲) حفظ قرآن کریم کم از کم ایک رکوع (۳) لیکچر لدھیانہ اور (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس منتخب الہامات معہ ترجمہ شامل تھے۔ منتخبہ الہامات اخبار الفضل، ماہنامہ انصار اللہ اور ایک خصوصی سرکلر کے ذریعہ جو تمام مجالس کو ارسال کیا گیا، شائع کئے گئے۔ اس امتحان میں ۶۴ مجالس کے ۷۲۲ اراکین نے حصہ لیا۔ ۵۸۲ نے معیار اوّل میں اور ۵۴ نے معیار دوم میں۔ مکرم محمد سلیم صاحب پنشنر دار العلوم غربی ربوہ اوّل۔ اور مکرم شیخ منصور احمد صاحب لکھنوی لیاقت آباد کراچی دوم قرار پائے۔

حفظ قرآن کا پروگرام خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اور دوستوں نے بہت اچھا نمونہ دکھایا۔ امتحان دینے والے اراکین کی اطلاع کے بموجب قریباً ۴۶ فیصد اراکین نے ۳ آیات سے لے کر ۹۴ آیات تک نیا حصہ حفظ کیا۔ کچھ افراد نے سابقہ حفظ کردہ حصوں کو پھر یاد کیا۔ اس سہ ماہی پروگرام کے علاوہ بھی مرکز کی طرف سے ماہانہ سرکلر اور خطوط کے ذریعہ حفظ قرآن کے پروگرام کو جاری رکھنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ جن مجالس نے حفظ قرآن کے کام میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ ان میں کراچی۔ فیصل آباد۔ بہاولپور۔ گولیکی گجرات۔ ماڈل ٹاؤن۔ دار الذکر لاہور اور حسن پور ضلع فیصل آباد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سہ ماہی دوم کا امتحان ۳۰/احسان/جون کو منعقد ہوا۔ اس کے نصاب میں (۱) ترجمہ پارہ ۱۸ ربع چہارم (۲) دس منتخبہ احادیث الرسول اور (۳) کتاب پیغام صلح شامل تھیں۔ منتخبہ احادیث سرکلر کی شکل میں مجالس کو ارسال کی گئیں اور الفضل میں شائع کرائی گئیں۔ اس امتحان میں ۴۳ مجالس کے ۶۲۱ اراکین نے حصہ لیا۔ ۵۶۰ نے معیار اوّل میں اور ۶۱ نے معیار دوم میں۔ مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب گجرات اوّل اور مکرم شیخ محمود الحسن صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور دوم رہے۔

سہ ماہی سوم کے امتحان کے لئے ترجمہ پارہ ۱۹ ربع اوّل۔ کتاب دافع البلاء اور خلافت کی برکات کا موضوع مقرر تھا۔ خلافت کی برکات کے موضوع پر ایک مضمون الفضل میں شائع کرایا گیا۔ اور اس کی ۵۰۰ کاپیاں زائد طبع کرا کر مجالس کو ارسال کی گئیں۔ یہ امتحان ۱۵/تبوک/ستمبر کو ہوا۔ اس کے جوابی پرچے ابھی موصول ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس کی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ سال کے اجتماع پر پیش کی جائے گی۔

متفرق امور:- ۱۔ امتحانات کے انعقاد اور نتائج مرتب کرنے کے علاوہ ماہانہ سرکلرز میں مجالس کو ضروری ہدایات بھجوائی گئیں۔

ب ۔ مطالعہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں ۳۳ نوٹ الفضل میں شائع کرائے گئے

ج ۔ گذشتہ سال کے امتحانات کی اسناد تیار کر کے مجالس کو ارسال کی گئیں۔

د ۔ ۴۰ عدد خطوط استفسارات کے جواب میں نیز قیادت کے پروگرام کی طرف توجہ دلانے کے لئے ناظمین اعلیٰ اور زعماء اعلیٰ کو لکھے گئے۔

ہ ۔ دوران سال مجالس کی طرف سے موصول ہونے والی ماہانہ رپورٹوں کی اوسط ۱۰ اور ناظمین اضلاع کی رپورٹوں کی اوسط ۹ رہی۔ ہر ماہ ان تمام رپورٹوں پر تبصرہ کیا گیا۔ اور ضروری ہدایات دی گئیں۔

جو اعداد و شمار بیرونی مجالس کی طرف سے موصول ہوئے۔ ان کے مطابق کارکردگی کی صورت کچھ اس طرح ہے۔

قرآن کریم باترجمہ پڑھنے والے	۲۱۳
" ناظرہ " "	۳۶۷
یسرنا القرآن قاعدہ " "	۱۳۰
نماز کا ترجمہ سیکھنے والے	۱۸۲
لکھنا پڑھنا " "	۱۱
بنیادی نصاب پڑھنے والے	۱۴۰
مطالعہ کتب کرنے والے	۲۲۶

بیرونی مجالس میں سے کراچی کے چاروں حلقوں، لاہور میں اسلامیہ پارک اور ماڈل ٹاؤن اور فیصل آباد شہر کا کام اچھا رہا۔

کراچی میں تعلیم القرآن کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد ہے۔ الحمد للہ کہ وہاں یہ کام دوران سال منظم رنگ میں کیا گیا۔ اس سلسلہ میں ناظم ضلع نے امیر صاحب، مقامی مربیوں اور معلموں کے علاوہ قائد خدام الاحمدیہ، سیکرٹریان موصیان اور نمائندہ لجنہ کے تعاون سے شہر کو چار حلقوں میں تقسیم کر کے تعلیمی کمیٹیاں قائم کیں تاکہ وہ کام کی نگرانی کر سکیں۔ ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کام تسلی بخش رنگ میں ہو رہا ہے۔

کراچی کے علاوہ ضلع جھنگ میں بھی تعلیم القرآن کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ پر ہے لیکن افسوس کہ مرکز کو وہاں سے تعاون حاصل نہ ہو سکا۔ اور اس سلسلہ میں کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔

اطفال میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لئے ایک تعلیمی نصاب مقرر کیا جاتا ہے۔ اور سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے موقع پر اطفال کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اوّل و دوم آنے والوں کو انعام دیا جاتا ہے۔ اس سال مقررہ نصاب کا اعلان الفضل میں تین بار کیا گیا۔ اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر یہ مقابلہ ہوا۔ اور

غلام سرور فیکٹری ایریا ربوہ اوّل اور محمد عثمان بشیر آباد اسٹیٹ دوم رہے۔ اور انعام کے مستحق قرار پائے۔

قیادت مال۔

۱۹۷۸ء کے لئے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا بجٹ مجموعی طور پر محاصل خالص ۲٫۳۹٫۰۰۰ روپے تجویز کیا گیا تھا جو کہ گزشتہ سال کے بجٹ سے ۱۹٫۰۰۰ روپے زائد تھا۔ اسی طرح محاصل مشروط میں گیسٹ ہاؤس کا بجٹ ۳۰٫۰۰۰ روپے رکھا گیا تھا۔ عہدہ داران مجالس کی کوششوں اور انصاراللہ کی توجہ خاص کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے بجٹ کو پورا کردیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مجالس کی طرف سے ۹۲۷ خطوط موصول ہوئے جن کے مقابل ترسیل شدہ ڈاک کی تعداد ۶٫۸۰۰ ہے

۱۔ روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ میں گذشتہ نو ماہ کے عرصہ میں ۷۱ اعلانات برائے اشاعت بھجوائے۔

۲۔ ذاتی ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔

۳۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ سرکلر ہر مجلس کو بھجوائے گئے۔

۴۔ ہر تین ماہ کے بعد جملہ مجالس کو سہ ماہی پوزیشن بھجوائی گئی۔ اسی طرح مرکز میں رقوم پہنچنے پر مجالس متعلقہ کو پوزیشن کارڈ جاری ہوتے رہے۔

۵۔ تدریجی وصولی بھجوانے کے لئے مجالس کو بذریعہ خطوط تحریک کی جاتی رہی۔

۶۔ ناظمین اضلاع کی خدمت میں چار مرتبہ ان کی ضلعی پوزیشن بھجوائی گئی۔

۷۔ قیادت عمومی کی طرف سے جاری ہونے والے ماہانہ سرکلر میں بھی ترسیل بجٹ اور وصولی کے لئے تحریک بھجوائی جاتی رہی۔

۸۔ انسپکٹران کے ذریعہ مجالس میں بیداری پیدا کرنے اور وصولی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے کوشش کی جاتی رہی۔ [illegible] انسپکٹران کی مجموعی مالی کارکردگی حسب ذیل ہے:۔

- نو ماہ کے عرصہ میں ۹۰۰ مجالس کا دورہ کیا۔ ان کے حسابات چیک کئے۔
- ۵۳۲ بجٹ تیار کئے اور ۲۶٫۲۶۸ روپے کی رقم وصول کرکے مرکز میں بھجوائی۔

گزشتہ سال اور سال رواں کا مجموعی بجٹ و وصولی کا موازنہ پیش خدمت ہے

محاصل خالص		وصولی	
بجٹ ۱۹۷۷ء	۲,۲۳,۰۰۰	وصولی ۱۹۷۷ء	۲,۳۶,۴۰۰
بجٹ گیسٹ ہاؤس	۵۰,۰۰۰	وصولی گیسٹ ہاؤس	۳۵,۶۰۰
بجٹ ۱۹۷۸ء	۲,۳۹,۰۰۰	وصولی نو ماہ ۱۹۷۸ء	۲,۱۰,۰۰۰
بجٹ گیسٹ ہاؤس	۳۰,۰۰۰	وصولی نو ماہ	۱۹,۳۶۰
		انشاء اللہ اضافہ کے ساتھ پورا ہوگا۔	

چندہ سالانہ اجتماع

بجٹ ۱۹۷۷ء	۲۹,۰۰۰	آمد	۲۶,۴۸۲
بجٹ ۱۹۷۸ء	۳۰,۰۰۰	آمد نو ماہ	۱۷,۰۱۳

چندہ اشاعتِ لٹریچر

بجٹ ۱۹۷۷ء	۱۰,۰۰۰	آمد	۶,۵۲۱
بجٹ ۱۹۷۸ء	۱۰,۰۰۰	آمد نو ماہ	۴,۲۳۳

ماہنامہ انصار اللہ

آمد	خرچ	زائد خرچ
آمد ۱۹۷۷ء ۱۳,۹۷۱	خرچ ۱۵,۳۶۸	۱۳۹۷
آمد نو ماہ ۱۹۷۸ء ۱۰,۰۳۷	خرچ نو ماہ ۱۸,۹۷۷	۸,۹۴۰

آمد کے مقابلہ میں اخراجات کافی بڑھ چکے ہیں۔ ماہنامہ انصار اللہ کی اشاعت کو بڑھانے کے لئے بھرپور مساعی کی ضرورت ہے۔ سال رواں میں مجلس مرکزیہ آٹھ ہزار روپے دوسری مدات سے خرچ کر چکی ہے۔

قابلِ مبارکباد خصوصی مجالس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ ماڈل ٹاؤن جس کے زعیم اعلیٰ مکرم میجر غلام احمد صاحب ہیں۔ ان کی خصوصی توجہ اور مساعی کے نتیجہ میں مجلس ماڈل ٹاؤن نے اپنا بجٹ گذشتہ سال کے بجٹ ۸,۴۹۰ روپے کے مقابلہ میں ۱۹۷۸ء کا بجٹ ۱۶,۱۴۵ روپے تک بڑھا کر تین گنا سے بھی زیادہ اضافہ کے ساتھ وصول کیا ہے

اسی طرح مجلس انصار اللہ ناظم آباد کراچی جس کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ ہیں۔ ان کی ان تھک مساعی کے نتیجہ میں مجلس ناظم آباد کے بجٹ ۱۹۷۷ء ۸,۰۹۱ روپے کے مقابلہ میں ۱۹۷۸ء

کا بجٹ ۲۲ر۲۷۸ روپے یعنی اڑھائی گنا تک پہنچ کر وصول ہو گیا ہے۔

علاوہ ازیں ۵؍اکتوبر ۱۹۷۸ء تک مجالس انصار اللہ جنہوں نے اپنے بجٹ سو فیصدی ادا کئے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۰۰ ہے جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد ۱۷۸ تھی۔

گیسٹ ہاؤس۔ سال رواں میں گیسٹ ہاؤس انصار اللہ مرکزیہ کے سلسلہ میں ۳۰۰ یا اس سے زائد رقم عطیہ دہندگان کی فہرست بغرض دعا سنگ مرمر کے یادگار دعائیہ تختوں پر کندہ کروائی گئی۔ جو گیسٹ ہاؤس کی عمارت میں نصب کروائے گئے ہیں۔ عطایا جات کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ دوست کوشش کر کے اس میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام عطیہ دہندگان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے احسن جزا دے۔

قیادتِ ذہانت وصحت جسمانی۔

۱۔ شروع سال سے قیادت ذہانت وصحت جسمانی کی طرف سے معین پروگرام مجالس کو دیا گیا جس میں صبح کی سیر جسم اور ماحول کی صفائی، حفظانِ صحت کے اصولوں کی تلقین پکنک کا پروگرام ذہانت کا ٹیسٹ اور جسم کا چیک اپ وغیرہ امور خاص توجہ طلب تھے۔

۲۔ الحمد للہ خدا کے فضل سے اکثر مجالس نے قیادتِ ذہانت وصحت جسمانی کے لائحۂ عمل کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ شہری مجالس میں باقاعدہ سیر کا پروگرام جاری رہا ہے۔ دیہاتی مجالس میں اپنے روزمرہ کاموں کی وجہ سے اراکین کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ کیونکہ ان کے کام ہی ایسے ہیں کہ باقاعدہ ورزش ہو جاتی ہے۔

۳۔ دوران سال ضلع فیصل آباد اور ضلع گجرات نے ایک ایک پکنک منائی، جبکہ ضلع لاہور نے دو پکنکیں کیں۔ ضلع کراچی نے ایک شاندار پکنک کا اہتمام کیا۔ جس میں کلوا جیبیگا کے علاوہ کھانا پکانے کا مقابلہ نیز رسہ کشی کا ایک دلچسپ مقابلہ جو بغیر رسہ کے کروایا گیا۔ یعنی ایک دوسرے کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے علاوہ ذہنی آزمائش کا مقابلہ بھی کروایا گیا۔

۴۔ اضلاع کے علاوہ حسب ذیل مجالس نے پکنک کا اہتمام کیا۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ بہاولپور، اسلامیہ پارک لاہور، جلس اوکاڑہ نے پکنک کی بجائے عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا۔ جو بہت ہی کامیاب رہی۔

۵۔ مجالس کی طرف سے آمدہ رپورٹوں کا جائزہ لے کر تبصرہ اور ضروری ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔ اکثر مجالس کی طرف سے رپورٹ نامکمل آتی ہے۔ زعماء کرام اس کی طرف توجہ فرمائیں جزاکم اللہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قیادت وقفِ جدید۔

۱۔ عرصہ زیر رپورٹ میں وقفِ جدید کی اہمیت واضح کرنے کے لئے خلفاء کرام کے ملفوظات پر مشتمل چودہ اعلانات الفضل میں شائع کرائے گئے۔

۲۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے جاری کردہ ماہانہ سرکلرز کے ذریعہ سے عہدہ داران مجالس کی خدمت میں موقع محل کے مطابق سات بار ہدایات بھجوائی گئیں۔

۳۔ زعماء مجالس و ناظمین کرام کی طرف سے آمدہ رپورٹوں کے جواب میں مناسب حال نوٹ لکھ کر بھجوائے گئے۔ اچھا کام کرنے والی مجالس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اور مجالس کو تاکید کی گئی کہ معین اعداد وشمار کے ساتھ رپورٹ بھجوایا کریں۔ نیز سست مجالس کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی۔

۴۔ اسی اثناء میں مجالس انصار اللہ نے دوبارہ اپنی متعلقہ جماعتوں کے زیر انتظام عشرہ وقف جدید منایا۔ اس بارہ میں مجالس کراچی فیصل آباد۔ اور لاہور کا کام نمایاں رہا۔

۵۔ وقف جدید کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل مجالس نے اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ بھابڑہ ضلع سرگودہا۔ دارالذکر لاہور فیصل آباد۔ ناظم آباد کراچی۔ حسن پور ضلع فیصل آباد۔ محمودہ ضلع راولپنڈی۔ بہاولپور شہر۔ چک ۲۳ شاب گڑھ (وہاڑی) تصیرہ ضلع گجرات۔ بجنید ضلع اٹک چک ۱۲۱ ج ب

۶۔ ضلع وار رپورٹوں کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اضلاع نے اچھا کام کیا۔
فیصل آباد۔ کراچی۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ گجرات۔ سرگودہا۔ سیالکوٹ۔ تھرپارکر۔ بہاولنگر۔ گوجرانوالہ

۷۔ ہر سہ ناظمین اضلاع میں سے صرف ناظم صاحب اعلیٰ صوبہ سندھ کی طرف سے کل ۸ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ جن میں سے پانچ میں وقف جدید کا ذکر تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال اب تک گزشتہ سال کی نسبت چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات میں ۷۶۸۰۹ روپے اور کل وصولی میں ۴۶۹۷۸ روپے کا اضافہ ہوا فالحمدللہ علیٰ ذالک لیکن تدریجی لحاظ سے وصولی میں ایک لاکھ ۹۶ ہزار ۵ صد ۸۷ روپے یعنی قریباً دو لاکھ روپے کی کمی ہے جو تمام احباب جماعت بالخصوص اراکین مجلس انصار اللہ اور زعمائے کرام انصار اللہ و ناظمین اضلاع و ناظمین اعلیٰ کی خصوصی توجہ کو طلب کرتی ہے۔ دفتر اطفال کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ گزشتہ سال اس مد ایک لاکھ ۶۴ ہزار روپے کی وصولی ہوئی تھی۔ امسال تا حال اس مد

میں صرف -/۱۶۸ ۱۸۴ روپے وصول ہوئے ہیں۔ گویا ایک لاکھ سے زائد رقم کی کمی ہے۔ یہ صورت حال تشویش کا باعث ہے۔

قیادتِ تحریکِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے جو ارشادات فرمائے ان کا خلاصہ [illegible] کی صورت میں مجالس کو بھجوایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے وعدہ جات کا جو ٹارگٹ بقدر پندرہ [illegible] مقرر فرمایا تھا اس سے مجالس کو اطلاع دے کر اس کارِ خیر میں بھرپور تعاون کی نئی ہدایات بھجوائی گئیں۔ مجالس کی ماہانہ رپورٹوں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ اور توجہ طلب امور کی طرف متعلقہ مجالس کو ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔

جماعتی انتظام کے مطابق ماہ ظہور اگست ۱۹۷۸ء میں ہفتہ تحریکِ جدید منایا گیا۔ اس میں جماعتوں سے تعاون کرنے کے لئے مجالس کو خصوصی توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ بعد کی رپورٹوں اور خطوط سے معلوم ہوا کہ اکثر مجالس انصار اللہ نے جماعتوں سے خصوصی تعاون فرمایا۔ اور ہفتہ تحریکِ جدید منا کر وصولی کی رفتار کو تیز کر دیا۔ نیز زیادہ سے زیادہ انصار کو تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں شامل کیا۔

انصار بھائیوں کی توجہ تحریکِ جدید کی طرف مرکوز رکھنے کے لئے قریباً ۵۰ اعلانات الفضل میں شائع کروائے گئے۔ جس میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے ذریعہ تحریص و ترغیب کا کام لیا گیا۔

متعدد اہلِ قلم حضرات کو تحریکِ جدید کے حق میں یا اس سے ملتے جلتے عنوانات پر مضامین لکھنے کی تحریک کی جاتی رہی۔ ناظمین اضلاع کو بھی اس کی یاددہانی کروائی گئی۔ جس کے نتیجہ میں قریباً ایک درجن مضامین تحریکِ جدید کے مالی جہاد اور مطالبۂ اول یعنی سادہ زندگی کے ضمن میں الفضل میں اشاعت پذیر ہوئے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں قائد تحریکِ جدید کو ساٹھ مقامات پر جلسے کا موقعہ ملا۔ جہاں مرکز کے دوسرے شعبوں کی نمائندگی کے ساتھ ساتھ مجالس انصار اللہ کو تحریکِ جدید کے کارناموں پر مشتمل سلائیڈز کے ساتھ لیکچر دیئے گئے جن سے خدا کے فضل سے اپنوں نے بھی اور بیگانوں نے بھی اچھا اثر لیا۔

مقامِ مسرت ہے کہ ہر مقام پر انصار بھائیوں نے بڑے خلوص اور محنت سے تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سال رواں میں تحریک جدید کے وعدہ جات میں قریباً ستر ہزار روپے کا اضافہ عمل میں آیا ہے۔ اور تاحال وصولی گزشتہ سال کی نسبت بقدر ۲۵ ہزار روپے زائد ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو پندرہ لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا تھا بفضل خدا وعدہ جات اس سے تجاوز کر گئے ہیں۔ یہ خوشکن ترقی میں بفضل خدا انصار بھائیوں کے تعاون کا خاصہ حصہ ہے

قیادت ایثار۔

سال رواں میں کل ۶۶۳ ماہانہ رپورٹیں اوسطاً ۵۰ مجالس انصار اللہ کی طرف سے موصول ہوئیں۔ مطالعہ کے بعد ان میں سے ۱۰ رپورٹوں میں قیادت ہائے ایثار سے متعلق کام کی رپورٹ مبہم اور غیر واضح تھی ۱۰۰ ،۱۵۱ رپورٹوں میں قیادت ایثار کے تحت کام کی مطلقاً کسی کارگزاری کا تذکرہ نہیں تھا۔ بقیہ ۵۰۲ کی کارگزاری خلاصۃً پیش خدمت ہے۔

سال کے شروع میں ہی قیادت کے حسب ذیل منظور شدہ لائحہ عمل سے تمام مجالس کو اطلاع کردی گئی تھی۔

اوّل۔ مجالس بے کاروں کو کام دلانے کے لئے حتی المقدور کوشش کرتی رہیں۔
دوم۔ مجالس اپنے ہاں یتامیٰ کی تعلیم و تربیت اور خبرگیری کے بارے میں خصوصی توجہ دیں۔
سوم۔ مجالس بیماروں کی عیادت کریں۔ اور ایک پروگرام کے تحت ہسپتالوں میں داخل مریضوں کی عیادت کیا کریں۔
چہارم۔ میت کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیں۔ تدفین میں خصوصی توجہ دیں۔
پنجم۔ اس امر کی نگرانی کریں کہ بوجہ ناداری کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔
ششم۔ شجرکاری کے موسم میں سایہ دار اور پھل دار درخت گھروں اور گزرگاہوں پر لگائیں۔ اور ان کی نگرانی بھی کریں۔

یتامیٰ کے بارے میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خصوصی توجہ اور ہدایت کے تحت مجالس انصار اللہ کو توجہ دلائی گئی، کہ ان کی پرورش۔ دینی اخلاقی اور تربیتی نگہداشت کی جائے۔ اس کام میں مزید توجہ اور بہتری کے پیش نظر مجالس سے بذریعہ پروفارما کوائف درج ذیل طلب کئے گئے۔ نام مجلس۔ نام یتیم۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم

ذریعہ معاش۔ خاندان۔ والدہ زندہ ہے کہ نہیں۔ نام گارڈین۔ مکمل پتہ۔ کل ۱۰۶ مجالس کی طرف سے جواب ملا۔ ان میں سے ۵۹ مجالس نے اپنے ہاں یتامیٰ کے نہ ہونے کی اطلاع دی۔ ۴۳ نے یتامیٰ کے متعلق پروفارما

کے مطابق کوائف بھجوائے۔ اس ضمن میں مزید کارروائی ہو رہی ہے۔

لائحہ عمل کے مطابق دیگر کارروائی کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

مستحقین کی امداد۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۶۰۸۵ مستحق امداد افراد کی ذیل کے طریقوں سے مدد کی گئی۔

نقد امداد برائے اخراجات	۲۷,۶۳۸	
" " بیوگان، یتامیٰ، سیلاب زدگان }	۱۷,۷۵۰	
" " تعمیر مساجد }		
" " بطور قرض حسنہ	۴۷,۱۶۶	کل ۹۷,۰۰۰
" " قیمت پارچہ جات	۵۵۸	
" " ادویات	۳۲۸۸	
" " متفرق	۶۰۰	

عیادت مریض:۔ ۲۰۱۴ مریضوں کی گھروں اور ہسپتالوں میں عیادت کی گئی اور بعض واقعہ پر موقعہ امراض کی نسبت سے پھل دیا گیا۔

وقار عمل:۔ مساجد اور گزرگاہوں کی صفائی۔ ناہموار راستوں کی صفائی۔ نالہ نالی۔ راجباہ۔ کھائی کی مرمت۔ مسجد کے فرش اور دیواروں کی تعمیر کے لئے ۳۶۱ وقار عمل بنائے گئے۔

شجر کاری:۔ پودے لگانے کے موسم میں ۲۷,۳۰۳ سایہ دار اور ۳۰۰ پھلدار پودے لگائے گئے۔ نیز گزشتہ سال لگائے گئے پودوں کی نگرانی بھی کی جاتی رہی۔

اشیاء گمشدہ۔ نقدی ۵۰۰۰ روپے نیز بعض گمشدہ اشیاء ان کے مالکان تک پہنچائی گئیں۔

امداد مسافر۔ ۳۹۵۲ مسافروں کی امداد کی گئی۔ بعض کی امداد قیام و طعام کے انتظام کی شکل میں کی گئی۔ اور بعض کو راستہ دکھایا گیا۔ بعض کو سائیکل اور کار کے ذریعہ سفر میں مدد دی گئی۔ بعض کو کرایہ مہیا کیا گیا۔ اور بعض کا سامان اڈہ اور سٹیشن پر پہنچایا جاتا رہا۔ بیرون ملک سے آنے والے مہمانوں کی خدمت ... شہر کے تاریخی مقامات کی سیر اور ہوائی سفر کے انتظامات میں مدد دی گئی۔

قیادت بیرون۔

امسال دو ممالک میں مزید مجالس قائم ہوئیں۔ ایک کینیا Kenya مشرقی افریقہ میں دوسری

[illegible]

کینیا کے متعلق جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے بالکل نئی مجلس قائم ہوئی ہے۔ وہاں کے زعیم اعلیٰ نے اجلاس بلائے۔ مجلس عاملہ کی تشکیل کی گئی۔ جس کی منظوری مرکز سے بھجوا دی گئی۔ نمازوں میں باقاعدگی بچوں کی تربیت۔ تبلیغ اور چندوں کی طرف پوری توجہ کی جا رہی ہے۔

جنوبی امریکہ کے دو ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ گیانا اور سورینام۔ ان دونوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مجالس قائم ہیں۔ اور کام ہو رہا ہے۔ گیانا میں اجتماع منایا گیا۔ بالکل اسی طرح جیسے کہ ہم اس وقت منا رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بڑا کامیاب رہا۔ ان دونوں ممالک کے مبلغ انچارج سال کا ایک حصہ پاکستان میں رہے۔ اس لئے یہاں کی رپورٹیں بہت کم موصول ہوئیں۔ ویسے کام باقاعدگی سے جاری ہے۔

ماہنامہ انصار اللہ کے لئے خصوصی کوشش کی گئی۔ اور ہماری اس کوشش کے نتیجہ میں ۵۰ سے زائد خریدار بن گئے۔ انگلستان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کافی تعداد میں آباد ہیں۔ صدر محترم نے اس ملک کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ یہاں بڑی نمایاں بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اور یہاں وسیع کام کی ابتدا کی گئی ہے۔ یہاں ۱۹ جماعتیں قائم ہو گئی تھیں۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ خود انگلستان تشریف لے گئے۔ آپ نے مجلس عاملہ انگلستان کی میٹنگ بلائی اس میں انہیں صدر محترم کی ہدایات سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد زعیم اعلیٰ کے ذریعہ ملک کی تمام مجالس کو محترم شیخ صاحب کے دورہ کی اطلاع کی گئی۔ مجلس کے لئے ایک بجٹ فارم تجویز کیا گیا۔ اور اس کی نقول تمام مجالس کو بھجوا دی گئیں۔ اور محترم شیخ صاحب نے خود جا کر تمام مجالس میں بجٹ کا کام مکمل کروایا۔

محترم شیخ صاحب نے لنڈن جلنگھم۔ برمنگھم۔ ایسٹ لنڈن۔ لیڈز۔ یارک شائر اور کرائیڈن کا دورہ فرمایا۔ انفرادی طور پر احباب کے گھروں پر جا کر دینی جماعتی اور مرکزی مسائل پر گفتگو کی تائید الٰہی کے سلسلہ میں نشانات سے جماعت کے احباب کو آگاہ کیا گیا۔ بعض ایسے احباب سے بھی ملاقات کی گئی جو جماعتی تقاریب میں شاذ ہی شامل ہوتے تھے۔ بعض ناراض دوستوں سے مل کر ان کی آپس میں صلح کروائی۔ اور ایسی ملاقاتیں صرف اور صرف تربیتی رنگ میں کی گئیں۔

انصار اللہ کی طرف سے تربیتی لٹریچر بالکل مفقود تھا اس طرف توجہ کی گئی۔ اس کے لئے ہدایت کی گئی کہ احمدیہ گزٹ میں زعیم اعلیٰ ایسے اعلانات باقاعدگی سے شائع کروائیں۔ جو وہ

انصار دوستوں کو پہنچانے ضروری سمجھتے ہوں۔ اس کے علاوہ نمازوں کے اوقات کے بارے میں معلومات بڑی ضروری تھیں۔ اس لئے ۳۶۵ دنوں کا پورا انتظام اوقات شائع کیا گیا۔ جسے سب احباب نے بہت پسند کیا۔

وہاں کے انصار کو یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ انصار اللہ کا بنیادی نصاب انگریزی میں ترجمہ کروا کر شائع کروائیں۔

"پاکیزہ تعلیم" کے عنوان سے انصار اللہ مرکزیہ نے جو پمفلٹ شائع کیا ہے اس کا انگریزی ترجمہ کروایا گیا۔ اور اس کے شائع کرنے کی بھی اجازت دے دی گئی ہے۔ مجلس انگلستان کو ہدایت کی گئی کہ وہ جملہ انصار کی تجنید کر کے ایک رجسٹر تیار کریں جس میں تمام انصار بھائیوں کے کوائف بجا کریں نیز یہ تحریک کی گئی کہ ہر انصار بھائی کم سے کم وہاں کے ایک مقامی باشندہ سے تعلق پیدا کر کے اسے اسلام اور احمدیت کی تعلیم پہنچانے کا اہتمام کرے۔

یہ تھی انگلستان میں مجالس کو منظم کرنے کی مفصل رپورٹ کا خلاصہ۔ علاوہ ازیں قیادت کو جہاں سے قلمی دوستی کے لئے احباب کو خطوط ملتے رہے۔ ان کی قلمی دوستی کے سلسلہ میں ان کی مدد کی گئی۔

- (ضیاء الاسلام پریس ربوہ) -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت احمدیہ کو نصائح

حضرت مسیح موعود علیہ الصوۃوالسلام فرماتے ہیں :-

''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا - اگر تمہاری زندگی اور تمہای موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کیلئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے - تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو - اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے - خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اسی کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے - کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ - ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو - نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ ،،

(الوصیت صفحہ ۸)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا -